آسان اُردو

پانچویں جماعت کے لیے

(بہ مطابق نصاب ۲۰۲۲ء)

میرا نام ______________ ہے۔

میں ______________ جماعت میں پڑھتا/پڑھتی ہوں۔

میری عمر ______________ سال ہے۔

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو

جملہ حقوق بہ حق سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ جام شورو سندھ محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو، سندھ
منظور شدہ: نظامت جائزہ و تحقیق سندھ جام شورو محکمہ تعلیم
و خواندگی برائے اسکول سندھ
مراسلہ نمبر: ایس-ای-ایل-ڈی/ایچ-سی-ڈبلیو/۲۰۱۸/۱۸/۲۰۱۸

نگرانِ اعلیٰ: پرویز احمد بلوچ

چیئرمین، سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ جام شورو

نگراں: ناہید اختر

مصنفین و مؤلفین: ☆محمّد ناظم علی خاں ماتلوی ☆غلام محمد اصغر
☆محمد عارف پٹھان ☆ارشد محمود
☆رابعہ بیگ ☆ناہید اختر سومرو

صوبائی جائزہ کمیٹی: ☆سید مسرت حسین رضوی ☆نیر رفیق
☆ڈاکٹر عتیق احمد جیلانی ☆ڈاکٹر عابدہ صدیقی
☆نشاط حسن ☆محمد وسیم مغل
☆زاہدہ بنگش ☆ نعیم شاہ

پروف خوانی: محمد انیس خان

مدیر: ڈاکٹر شذرہ حسین شر

تصاویر: ساجدہ یوسف

برائے اساتذہ کرام: پڑھانے سے پہلے اسے ضرور پڑھیے

مؤثر تدریس کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ نصاب میں درج مقاصد، مہارات، اور حاصلاتِ تعلم (Learning Outcomes) سے واقف ہوں لہٰذا آسان اردو پانچویں جماعت کی اِس درسی کتاب اُردو میں تمام اسباق کے آغاز میں آسان اُردو کے نصاب ۲۰۲۲ء میں درج تمام حاصلاتِ تعلم شامل کر دیے گئے ہیں، تاکہ اساتذہ انھیں ذہن میں رکھ کر تدریسی اقدامات عمل میں لائیں۔

مؤثر اور نتیجہ خیز تیاری کے لیے منصوبہ بندی ایک ضروری اَمر ہے۔ اس کے لیے ذیل میں چند عمومی "ہدایات برائے اساتذہ" درج کی جا رہی ہیں۔

نثری اسباق کی تدریس

تدریسِ زبان کا مقصد چار بنیادی لسانی مہارتوں، سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا کا فروغ ہے کہ طلبہ اُردو زبان سن کر سمجھ سکیں، درست تلفظ اور لب و لہجے سے اُردو بول سکیں، سمجھ کر پڑھ سکیں اور درست املا میں لکھ کر اُردو میں اپنے خیالات، احساسات اور معلومات کا اظہار کر سکیں۔

نثری اسباق کا مقصد بچوں کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کر کے انھیں اُردو بولنے، پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کے قابل بنانا ہے۔ اس مقصد کے لیے سبق کی تدریس کے درج ذیل اقدامات تجویز کیے جاتے ہیں:

۱۔ سابقہ معلومات فعال کرنا (Activating Background Knowledge)

"معلوم سے نامعلوم" کے تدریسی اُصول کے تحت مختلف تدریسی تدابیر بہ روئے کار لائی جا سکتی ہیں جن میں طلبہ کو سبق کے عنوان پر لانے کے لیے سوال جواب کرنا، سبق سے متعلق تصاویر دکھانا، مختصر کہانی یا واقعہ سنانا وغیرہ شامل ہیں۔

مثلاً: کھیلوں سے متعلق سبق پڑھانے کے لیے کھیل سے متعلق سوالات کر کے یا مشہور کھلاڑیوں کی تصاویر دکھا کر یا کھیل سے متعلق مختصر کہانی یا واقعہ سُنا کر طلبہ کو نئے سبق اور نئی معلومات کی جانب راغب (Motivate) کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ نئی معلومات کی تشکیل

اس مرحلے پر درج ذیل اقدامات کیے جائیں:

☆ درست تلفظ، لب و لہجے اور تاثرات سے مثالی بلند خوانی کیجیے۔

☆ بورڈ پر سبق کے نئے الفاظ مع اعراب تحریر کر کے اُن کے تلفظ و معانی بتائیے۔ اس کے ساتھ ہی ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کرائیے تاکہ طلبہ ان لفظوں کا محلِ استعمال سیکھ کر اپنے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کر سکیں۔

☆ روزانہ مختلف طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کرائیے تاکہ ہر طالب علم / طالبہ بلند خوانی کر کے آموزشی عمل میں شامل ہو۔ طلبہ کی بلند خوانی میں الفاظ کی غلط ادائی پر درمیان میں درستی نہ کیجیے، بلکہ اغلاط کی نشان دہی بورڈ پر کرتے جائیے اور جب تمام طلبہ بلند خوانی کر لیں تو غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔ اس کے لیے درج ذیل طریقوں میں سے کوئی ایک اختیار کیا جا سکتا ہے:

- **الف بائی طریقہ (Alphabetical Method)**

اگر طلبہ نے لفظ "عِلْم" کو "عِلَم" ادا کیا ہے تو لفظ بورڈ پر واضح انداز میں لکھ کر اس طرح ادا کروائیے:

عین لام زیر عِل، میم ساکن، عِلْم

- **صوتی طریقہ (Phonetic Method)**

صوتی طریقہ اختیار کرتے ہوئے حروف کے ناموں کی بہ جائے آوازوں کو ملا کر لفظ ادا کروائیے:

/ عِ / ، / ل / ، / م / عِلْم

☆ بلند خوانی کے بعد خاموش خوانی (Silent Reading) کے لیے طلبہ کو گروہوں (Groups) میں تقسیم کر کے اُنھیں سبق کے مختلف پیراگراف تفویض کیجیے۔ ساتھ ہی ہر پیراگراف سے متعلق سوالات بنا کر کارڈ (cards) کی شکل میں یا بورڈ پر تحریر کیجیے کہ طلبہ یہ سوالات ذہن میں رکھ کر دیا گیا پیراگراف اپنے گروہ میں مل کر پڑھیں۔ بات چیت اور معلومات کے تبادلے کے ساتھ سوالوں کے جواب نوٹ کر کے

کمرۂ جماعت میں پیش کریں(Presentation)۔ ہر گروہ کی پیش کش کے بعد ضروری اصلاح اور بازرسی (Feed Back) فراہم کیجیے۔

خلاصۂ سبق(Sum-up)

آخر میں خلاصے کے لیے سبق کی اہم معلومات، تصورات اور نکات مختصراً دہرائیے۔ اس مقصد کے لیے طلبہ سے سوال جواب بھی کیے جاسکتے ہیں۔

جانچ(Assessment)

طلبہ کی تفہیم کی جانچ دو طریقوں سے کی جاسکتی ہے: ایک دورانِ تدریس جانچ (Formative Assessment) جس میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مختلف سرگرمیوں کے دوران ہی واضح ہو جاتا ہے کہ طلبہ تصورات سمجھ رہے ہیں یا نہیں۔ دوسرا طریقہ اختتامی یا کُلی جانچ (Summative Assessment) ہے جو سبق کے اختتام پر زبانی / تحریری سوالات کی صورت میں یا پیراگراف / نوٹ لکھوا کر کی جاسکتی ہے۔

گھر کا کام(Home Assignment)

آخر میں تصورات و معلومات پختہ کرنے کے لیے گھر کا کام (Home Assignment) تفویض کیجیے۔

نظم کی تدریس

نظم کی تدریس کا مقصد تصورات و معلومات کی فراہمی سے زیادہ بچوں کے ذوقِ جمال اور قوّتِ متخیلہ کو ابھارنا ہے اور نظم پڑھنے میں لطف اندوزی پیدا کرنا ہے۔ نظم کی تدریس میں بھی نثری اسباق کے اقدامات و مراحل ہی اختیار کیجیے۔ تاہم نظم پڑھنے میں تحت اللفظ، لَے، آہنگ اور ترنم کا خیال رکھیے اور اس میں طلبہ کی فعال شرکت (Active Participation) کو یقینی بنائیے۔

نظم پڑھنے کے دوران تلفظ و معنی کا ذکر نہ کیجیے بلکہ نئے الفاظ کے تلفظ و معنی نظم پڑھنے سے پہلے ہی بتا دیجیے تاکہ دورانِ نظم خوانی پڑھنے کا لطف متاثر نہ ہو۔

طلبہ مرکز طریقہ(Students Centered Method)

یہ طریقہ اختیار کرتے ہوئے فعال آموزش (Active learning) پر مبنی تدابیر اپنائیے جن میں طلبہ کی بھرپور شرکت ہوتی ہے اس طریقے میں استاد سہولت فراہم کرنے والا (Facilitator) ہوتا ہے۔

یہ تدابیر شراکتی آموزش (Collaborative Learning) کی تکنیکوں پر مبنی ہیں جن میں طلبہ جوڑیوں (Pairs) اور گروہوں (Groups) میں کام کرتے ہوئے مل جُل کر ایک دوسرے کی معلومات، خیالات، مشاہدات اور تجربات سے سیکھتے ہیں۔

تدریسِ قواعد:

تدریسِ قواعد کے سلسلے میں دو طریقے رائج ہیں۔ ایک طریقہ استخراجی طریقہ (Deductive Method) کہلاتا ہے، جس میں کسی قواعدی پہلو مثلاً: اسم، صفت، ضمیر وغیرہ کی تعریف بتاتے ہیں اور اس کے بعد مثالیں دی جاتی ہیں۔ اس طریقے کی خامی یہ ہے کہ یہ طلبہ کو تعریف رٹنے (Rot-Memorization) کی طرف لے جاتا ہے۔ جب کہ دوسرا طریقہ استقرائی طریقہ (Inductive Method) ہے جس میں پہلے مثالیں دی جاتی ہیں، اس کے بعد تعریف بتائی جاتی ہے۔ مثلاً: اسم ضمیر، پڑھانے کے لیے ایک مختصر عبارت بورڈ پر لکھیے:

"علی ایک ذہین لڑکا ہے۔ وہ صبح سویرے اُٹھتا ہے۔ اُسے کہانیاں پڑھنے کا شوق ہے۔"

طلبہ سے یہ عبارت پڑھوائیے اور سوال کیجیے کہ پہلے جملے میں لڑکے کا نام "علی" موجود ہے جب کہ دوسرے جملوں میں "علی" کی جگہ کون سے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں؟ طلبہ کے جوابات کے بعد اُنھیں بتائیے کہ نام کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ 'ضمیر' کہلاتے ہیں۔

استقرائی طریقہ، استخراجی طریقے کے مقابلے میں زیادہ فطری، مؤثر اور قابلِ فہم ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	حمد (نظم)	۶	۱۴	ہم سب پاکستانی ہیں	۴۹
۲	خاتم النبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ	۹	۱۵	کالی گھٹا (نظم)	۵۳
۳	نعت (نظم)	۱۳	۱۶	سندھی ثقافت	۵۶
۴	حضرت فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ عنہا	۱۶	۱۷	ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا	۶۱
۵	کھیتوں کا پاسباں (نظم)	۱۹	۱۸	استادِ محترم کو میرا اسلام کہنا (نظم)	۶۵
۶	محنت کی عظمت	۲۲	۱۹	اچھے رَوَیّے	۶۸
۷	یومِ آزادی	۲۶	۲۰	بھائی بھلکڑ	۷۱
۸	ہمارا پرچم (نظم)	۲۹	۲۱	حمل جھیل کی سیر	۷۴
۹	کہانی ایک جھیل کی	۳۲	۲۲	ہماری گائے (نظم)	۷۸
۱۰	عیدالاضحیٰ	۳۶	۲۳	روز مرّہ سائنس	۸۱
۱۱	بس کا سفر (نظم)	۴۰	۲۴	راشد منہاس شہید	۸۵
۱۲	حفظانِ صحت	۴۳	۲۵	دعا (نظم)	۸۸
۱۳	پہیلیاں اور لطائف	۴۷			

حمد

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلّم:
منظور۔ پگھلا۔ پنچھی۔ گُن۔ جھونکے۔	۱۔مصرعے،اشعار اور نظموں کو دل چسپی اور توجہ سے سن کر انفرادی/ اجتماعی طور پر ترنم سے سن سکیں۔ ۲۔مجوزہ متن (نظم و نثر) کو درست تلفظ سے پڑھ سکیں۔ ۳۔مجوزہ متن (نظم) کے متعلق تفہیم، تجزیے اور جائزے پر مبنی سوالات کے جواب لکھ سکیں۔ ۴۔یاد کی ہوئی نظم لکھ سکیں۔ ۵۔بزرگوں اور بچوں کے چھوٹے موٹے کام کر سکیں۔ ۶۔مذکر و مؤنث کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔ ۷۔ہم معنی الفاظ کی شناخت کر سکیں۔

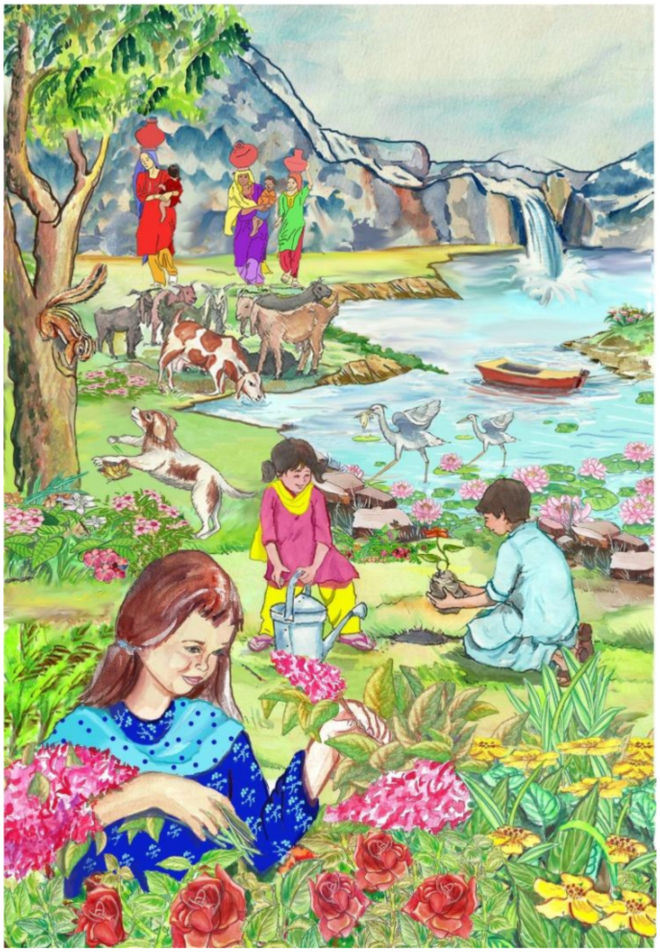

یا الٰہی! تو خدا سب کا ہے
تجھ کو منظور بَھلا سب کا ہے

سارے عالَم کو بنایا تُونے
اپنی قدرت سے سجایا تُونے

ہر زباں پر ہے کہانی تیری
ہر قدم پر ہے نشانی تیری

بیج سے پیڑ اگانے والے
پیڑ سے بیج بنانے والے

برُف پِگھلا کے بہاتا تو ہے
راہ دریا کو دکھاتا تو ہے

رنگ پھولوں نے تُجھی سے پائے
سب پہ ہیں تیرے کرم کے سائے

سارے پنچھی ترے گُن گاتے ہیں
جھونکے رحمت کے چلے آتے ہیں

(داغ دہلوی)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) حمد کِس نظم کو کہتے ہیں؟

(ب) اللہ تعالیٰ نے بیج سے کیا اُگائے؟

(ج) اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے کس چیز کو سجایا؟

(د) اللہ تعالیٰ نے پھولوں کو کس چیز سے خوب صورت بنایا؟

(ہ) پرندے کس کی تعریف کرتے ہیں؟

سوال ۲: دو ایسے لفظ جن کے معنی یکساں ہوں، ہم معنی کہلاتے ہیں، جیسے: چاند اور قمر، رات اور شب۔

اب آپ کالم الف کے لفظوں کو کالم ب کے ہم معنی الفاظ سے ملایئے:

الف	ب
عالم	درخت
کہانی	پرندے
بھَلا	دُنیا
پیڑ	قِصّہ
پنچھی	اچھا

سوال ۳: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مذکر یا مؤنث ہونا واضح ہو جائے۔ جیسے: لفظ "عالَم" کے لیے جملہ ہو گا: "یہ سارا عالَم اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے۔" اس جملے سے واضح ہوتا ہے کہ لفظ "عالَم" مذکر ہے۔

قدرت، بیج، پیڑ، دریا، راہ، رنگ۔

سرگرمی:

- طلبہ یہ نظم یاد کریں گے اور اپنی نوٹ بک پر لکھ کر اپنے استاد کو دکھائیں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ سے کمرہ جماعت میں اس نظم کی ترنّم / تحت اللّفظ کے ساتھ بلند خوانی کروائیے۔
- طلبہ کو کمرہِ جماعت میں بڑوں اور چھوٹوں سے شفقت کے بارے میں بتایئے اور طلبہ سے بڑوں اور چھوٹوں کے کام آنے کے لیے کہیے۔
- مختلف کرداروں کے رول پلے کروائیے۔

خَاتَمُ النَّبِيّين صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیّبہ

نئے الفاظ:	حاصلات تعلّم:
منور۔ تعلیمات۔ سراپا۔ رِواج۔ رحلت۔	۱۔ روز مرہ زندگی میں عیسوی اور ہجری سن درست استعمال کر سکیں۔ ۲۔ واقعہ سن کر درست تلفظ، تاثرات اور روانی سے دہرا سکیں۔ ۳۔ عبارت میں آنے والے نئے الفاظ کا استعمال دیکھ کر ان کے معانی تک پہنچ سکیں۔ ۴۔ اپنی تقریر تاثرات، اعتماد، دلائل اور معلوماتی حوالوں سے کر سکیں۔ ۵۔ دورانِ تقریر درست تلفظ سے عمدہ لفظوں کا استعمال کر سکیں۔

ہمارے آخری نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِيّين صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ (ترجمہ: حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کے آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رحمت اور سلامتی ہو۔) عرب کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت سے چند ماہ پہلے ہی آپ کے والد حضرت عبد اللہ انتقال کر گئے تھے اور پھر جب آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چھے سال کے ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ بھی انتقال کر گئیں۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کا ذمہ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا حضرت عبد المطلب نے لے لیا مگر آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر جب آٹھ سال ہوئی تو دادا بھی انتقال کر گئے اور پھر آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب نے کی۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا سے تجارت بھی سیکھی۔

آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچپن ہی سے سچ بولتے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب جوان ہوئے تو لوگوں کی امانتیں رکھتے اور وقت پر انھیں لوٹا دیتے۔ اسی لیے آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نبوت کا اعلان کرنے سے پہلے ہی لوگ صادق اور امین کہتے تھے۔ اپنے (صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اعلیٰ اخلاق اور عادات سے آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا تھا۔

آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پوری انسانیت کے لیے مثال بن کر آئے۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عورتوں کو اعلیٰ مقام عطا کیا اور معاشرے میں انھیں حقوق دیے۔ اس زمانے میں بعض قبیلوں میں بچیوں کو زندہ دفن کرنے کا رواج بھی تھا۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اخلاق اور اعلیٰ تعلیمات سے اس رسم کو ختم کر دیا۔

آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمام عالمین کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی بنا کر نبوت کے تمام دروازے ہمیشہ کے لیے بند کر دیے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کسی نبی کے نہ آنے پر یقین ہر مسلمان کا ایمان ہے اور اسی عقیدے کو عقیدۂ ختمِ نبوّت کہا جاتا ہے۔

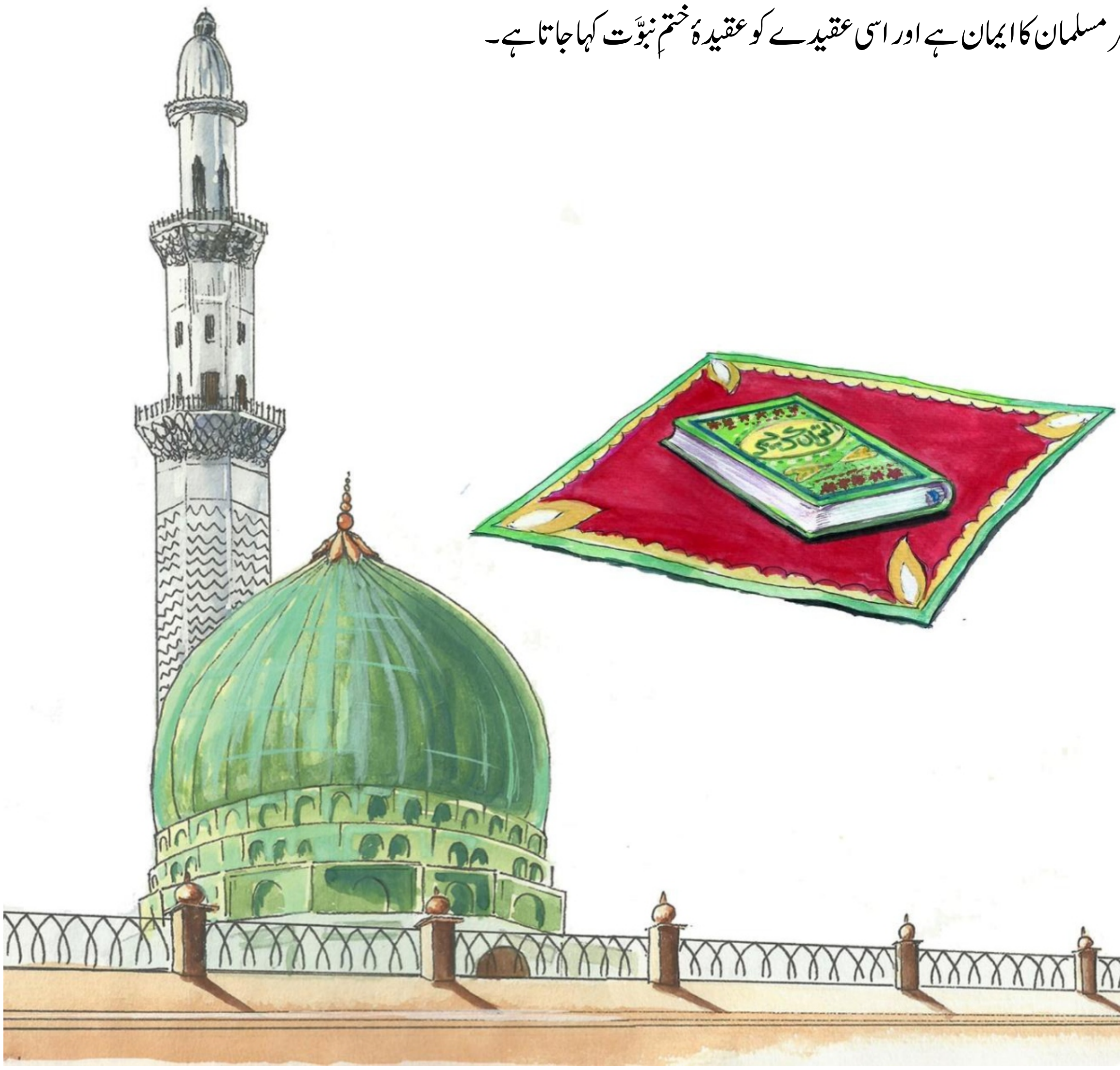

آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۵۷۱ عیسوی میں دنیا میں تشریف لائے اور ۶۳۲ عیسوی میں دنیا سے رحلت فرمائی۔ رحلت کے وقت آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔ چالیس برس کی عمر میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اعلانِ نبوت فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ۲۳ سال میں قرآن اور اسلام کی تعلیمات سے نہ صرف عرب کو مُتوَّر کیا بلکہ پوری دنیا کا نقشا بدل دیا۔ ہم سب کو بھی پیارے نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کس عیسوی سنہ میں ہوئی؟

(ب) والدین کی وفات کے بعد آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کا ذمہ کس نے لیا؟

(ج) آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو لوگ صادق اور امین کیوں کہہ کر پکارتے تھے؟

(د) لوگ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس امانتیں کیوں رکھواتے تھے؟

(ہ) بعض قبائل کا بچیوں کو زندہ دفن کرنے کا رواج کیسے ختم ہوا؟

(و) عقیدۂ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

سوال ۲: درج ذیل بیانات میں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ دادا کی وفات کے بعد آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی:

(الف) خالہ نے　(ب) چچا نے　(ج) والدہ نے　(د) پھوپھی نے

۲۔ لوگ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس رکھواتے تھے:

(الف) کتابیں　(ب) چیزیں　(ج) امانتیں　(د) تحفے

۳۔ اعلانِ نبوت کے وقت آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی:

(الف) ۴۰ سال　(ب) ۵۰ سال　(ج) ۶۰ سال　(د) ۲۵ سال

۴۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دنیا سے رحلت فرمائی:

(الف) ۶۳۲ء میں　(ب) ۶۳۳ء میں　(ج) ۶۳۴ء میں　(د) ۶۳۵ء میں

۵۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رحمت بن کر آئے:

(الف) عرب کے لیے　(ب) مسلمانوں کے لیے　(ج) تمام عالمین کے لیے　(د) انسانوں کے لیے

سوال ۳: درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے۔

پرورش۔　صادق۔　سراپا۔　منور۔　رحمت

سرگرمیاں:

- طلبہ سیرت النبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے متعلق کوئی اور واقعہ پڑھ کے کمرۂ جماعت میں درست تلفظ، تاثرات اور روانی سے بیان کریں گے۔
- طلبہ دیے گئے کسی بھی موضوع پر تاثرات، اعتماد، دلائل اور معلوماتی حوالوں سے کمرہ جماعت میں تقریر کریں گے۔
- طلبہ سیرت النبیؐ کے بارے میں مضمون لکھیں گے۔

برائے اساتذہ:

- سیرت النبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے موضوع پر طلبہ کے درمیان کمرہ جماعت میں تقریری مقابلہ کرائیے۔
- تقریر کی تیاری میں بچوں کی رہ نمائی اور مدد کیجیے۔
- درست تلفظِ الفاظ اور تاثرات کی ادائی میں بچوں کی رہ نمائی کیجیے۔
- حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بچوں سے شفقت کا کوئی واقعہ بچوں کو سنائیے۔

نعت

حاصلاتِ تعلّم:	نئے الفاظ:
۱۔ نظم شوق اور توجہ سے سن کر اس کے اشعار کا مطلب بتا سکیں۔ ۲۔ مختلف موضوعات پر مبنی متن (نظم، نثر) تاثرات کے ساتھ پڑھ سکیں۔ ۳۔ مجوزہ عبارت کی خاموش خوانی کر کے تعبیری تفہیم Interpretation کر سکیں۔ ۴۔ ذخیرۂ الفاظ میں ہم معنٰی الفاظ کا بھی اضافہ کر سکیں۔ ۵۔ مجوزہ متن (نظم) کا املا لکھ سکیں۔	مساوات۔ گُل دان۔ یتیموں۔ جہالت۔ پھندے۔

دِکھائی ہمیں راہِ اسلام کس نے
سنایا ہمیں حق کا پیغام کس نے
ہمارے نبیؐ نے ہمارے نبیؐ نے

محبّت کی یہ راہ کس نے دِکھائی
کہ انسان سب بن گئے بھائی بھائی
ہمارے نبیؐ نے ہمارے نبیؐ نے

مساوات کے پھول کس نے کھلائے
اُخوّت کے گُل دان کس نے سجائے
ہمارے نبیؐ نے ہمارے نبیؐ نے

یتیموں کا دِل شاد کس نے کیا ہے
غلاموں کو آزاد کس نے کیا ہے
ہمارے نبیؐ نے ہمارے نبیؐ نے

ہمیں عِلم کا شوق کس نے دلایا
جِہالت کے پھندے سے کس نے چھڑایا
ہمارے نبیؐ نے ہمارے نبیؐ نے

ترقی کے زِینے پہ کِس نے چڑھایا
سبق آدمیت کا کِس نے پڑھایا
ہمارے نبیؐ نے ہمارے نبیؐ نے

(مولانا ظفر علی خان)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ہمیں دین حق کا پیغام کس نے دیا؟
(ب) مساوات و اخوت سے کیا مراد ہے؟
(ج) جہالت کے پھندے سے چھڑانے کا کیا مطلب ہے؟
(د) اِس نعت میں شاعر نے حضورؐ کے کون کون سے اوصاف بیان کیے ہیں؟
(ہ) آپ حضورؐ سے محبّت کا اظہار کس طرح کرتے ہیں؟
(و) اس نعت کے شاعر کا نام کیا ہے؟

سوال ۲: سطر "الف" کے الفاظ کو سطر "ب" کے ہم معنی الفاظ سے ملایئے:

سطر (الف)	حق ____	مساوات ____	اخوت ____	آدمیت ____	جہالت ____
سطر (ب)	بھائی چارہ	برابر ہونا	گم راہی	انسانیت	سچائی

سوال ۳: درج ذیل الفاظ کا املا لکھیے:

مساوات۔ گُل دان۔ دل شاد۔ جہالت۔ آدمیت۔

☆ ایسے الفاظ جو معانی کے لحاظ سے ایک دوسرے کے اُلٹ ہوں، متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔ جیسے: صبح، شام

سوال ۴: ان الفاظ کے متضاد (اُلٹ)، نعت میں سے تلاش کر کے لکھیے:

کفر۔ نفرت۔ حیوان۔ کانٹے۔ ناشاد

سرگرمیاں:

- زندگی کے ہر شعبے میں نظم وضبط کی پابندی ضروری ہے۔ دعوت کا معاملہ ہو یا ٹکٹ خریدنے کا یا کسی محفل میں بیٹھنے کا۔ لوگ نظم وضبط کو بھلا بیٹھتے ہیں۔ ہم قطار میں لگ کر ٹکٹ لینا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ بس میں جب تک دھکّے دے کر نہ چڑھا جائے مزا ہی نہیں آتا۔ ہماری سوچ یہ ہوتی ہے کہ تمام افراد کا نمبر کاٹ کر سب سے پہلے اپنا کام نکال لیں۔ یعنی اصولوں کی پاس داری کو داغ لگتا رہے لیکن ہمارا کام سب سے پہلے ہو جائے۔
- طلبہ درج بالا عبارت کی خاموش خوانی کریں گے اور بتائیں گے "نظم وضبط کا خیال نہ رکھنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟"
- طلبہ قطار میں کھڑے ہو کر اپنی کاپیاں استاد کو دیں گے۔
- چھٹی کے وقت قطار کی صورت میں کمرۂ جماعت سے باہر جائیں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو بتائیے کہ نعت کس نظم کو کہتے ہیں۔
- طلبہ سے نعت کی بلند خوانی مکمل تاثرات کے ساتھ کروائیے اور ان سے اشعار کا مطلب بھی پوچھیے۔
- طلبہ سے کمرہ جماعت میں کسی پیراگراف کا املا لکھوائیے۔
- نظم سے متعلق الفاظ کا املا لکھوائیے۔
- کمرۂ جماعت میں نعت خوانی کا مقابلہ کرائیے۔

حضرت فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حاصلاتِ تعلّم:	نئے الفاظ:
۱۔ متن بہ غور سن کر اس سے متعلق تفہیمی اور تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔ ۲۔ پانچ تا سات حرفی الفاظ درست تلفظ سے پڑھ سکیں۔ ۳۔ نئے الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کر سکیں۔ ۴۔ مجوزہ پیراگراف خوش خط لکھ سکیں۔ ۵۔ سادہ سابقوں اور لاحقوں کی شناخت کر سکیں۔	بعثتِ نبوی۔ مشابہ۔ مُتّقی۔ فقروفاقہ۔ احتراماً۔ آب دیدہ۔

حضرت فاطمۃ الزّہرا حضور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی صاحب زادی تھیں۔ آپؓ کی پرورش اور تربیت آپ کی والدہ حضرت خدیجہؓ اور آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمائی۔ آپؓ حضور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت اور توجہ کا مرکز تھیں۔ حضرت فاطمہؓ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی چہیتی بیٹی تھیں۔ حضور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے انھیں اپنے والدِ مکرّم کی خدمت کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع بھی ملا۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اٹھنے بیٹھنے اور عادات میں حضرت فاطمہؓ سے زیادہ کسی کو رسول صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مشابہ نہیں دیکھا۔ مدینے شریف میں سیدہ فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا۔ اس نکاح مبارک میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہؓ نے شرکت فرمائی۔

آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت فاطمہؓ سے بے حد محبت تھی۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی یقیناً اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔“

حضرت فاطمہؓ جب بھی آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ملنے کے لیے تشریف لاتیں تو حضور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ جوشِ محبت میں ان کے لیے کھڑے ہو جاتے، ماتھے پر بوسہ دیتے اور اپنے ساتھ بٹھا لیتے۔ اس طرح جب حضور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لاتے تو حضرت فاطمہ احتراماً کھڑی ہو جاتیں، آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک پر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُنھیں بٹھا دیتیں۔

حضور صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وصال سے ایک دن قبل حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور آپؓ کے کان میں حضور اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کوئی بات کی۔ حضرت فاطمہؓ آب دیدہ ہو گئیں اس کے بعد آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پھر آپؓ کے کان میں کچھ فرمایا تو حضرت فاطمہؓ مسکرا دیں۔ جب حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ حضور اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا تھا تو حضرت فاطمہؓ کہنے لگیں کہ پہلی دفعہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میں اس حالت میں انتقال کروں گا تو میں رونے لگی تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دوبارہ میرے کان میں فرمایا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے تم

ہی مجھے آکر ملو گی، تو میں خوش ہو گئی۔

حضرت فاطمہؓ کے مشہور القابات"طاہرہ، زَہراء، بتول اور سیدۃ النساء الجنۃ"وغیرہ ہیں۔ آپؓ نہایت ہی متقی، صابرہ، سخی اور دین دار تھیں۔ آپؓ اپنے در سے کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتی تھیں۔ کئی بار ایسا ہوا کہ آپؓ اور بچے فاقے سے ہیں، کھانے کا سامان آیا لیکن کسی سائل نے صدا دی تو آپؓ نے کھانا اسے دے دیا اور ان کے یہاں فاقہ ہی رہا۔ آپؓ اپنے گھر کا تمام کام خود کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ چکّی پیستے پیستے آپؓ کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے تھے۔ آپؓ کے صبر کی کوئی مثال نہیں ملتی تھی۔ انتہائی غربت میں آپؓ نے حضرت علیؓ کا بھرپور ساتھ دیا اور کبھی ناگواری یا ناشکری کا اظہار نہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "فاطمہ تم اور تمھارا خاوند اور تمھاری اولاد میرے ساتھ جنت میں ایک جگہ ہوں گے۔"

حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ آپؓ کے صاحب زادے تھے اور حضور صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چہیتے نواسے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کو چند ہی مہینے گزرے تھے کہ حضرت فاطمہؓ نے بھی وصال پایا۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے مشہور القابات کون سے ہیں؟

(ب) حضرت فاطمۃ الزہراؓ کیسی زندگی بسر کرتی تھیں؟

(ج) حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی زندگی عورتوں کے لیے کس طرح بہترین نمونہ ہے؟

(د) حضرت فاطمۃ الزہراؓ آپ صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات سن کر کیوں خوش ہوئیں؟

(ہ) حضور اکرم صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت فاطمۃ الزہرا کے بارے میں کیا فرمایا؟

سوال ۲: درست بیانات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ حضرت فاطمۃ الزّہراؓ کے صاحب زادے تھے:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

۲۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا:

(الف) مکے میں (ب) مدینے میں (ج) طائف میں (د) تبوک میں

۳۔ حضرت فاطمہؓ کی والدہ کا نام تھا:

(الف) حضرت عائشہؓ (ب) حضرت خدیجہؓ (ج) حضرت آمنہؓ (د) حضرت مریمؑ

۴۔ حضرت فاطمہؓ بہت سخی تھیں کیوں کہ وہ:

(الف) گھر کے سارے کام خود کرتی تھیں　　(ب) کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتی تھیں

(ج) ہر حال میں صبر کرتی تھیں　　(د) ایک نہایت دین دار خاتون تھیں

۵۔ حضرت فاطمہؓ گھر سے خالی ہاتھ نہ جانے دیتی تھیں:

(الف) غلام کو　　(ب) کنیز کو　　(ج) سائل کو　　(د) غریب کو

سوال ۳: دیے گئے الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

سائل۔　　تکلیف۔　　محبّت۔　　جنت۔　　صبر۔

سوال ۴: سبق میں موجود پانچ اور سات حرفی الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

☆ مرکّب الفاظ بنانے کے لیے جو لفظ کسی مفرد لفظ کے شروع میں لگایا جائے اسے "سابقہ" کہتے ہیں۔

☆ مرکب الفاظ بنانے کے لیے جو لفظ کسی مفرد لفظ کے آخر میں لگایا جائے اسے "لاحقہ" کہتے ہیں۔

سوال ۵: درج ذیل سابقوں سے دو دو مرکب الفاظ بنائیے۔

۱۔ خوش　________، ________

۲۔ ہم　________، ________

۳۔ خوب　________، ________

درج ذیل لاحقوں سے دو دو مرکب الفاظ بنائیے۔

۱۔ دان　________، ________

۲۔ کار　________، ________

۳۔ نما　________، ________

سرگرمیاں:

- طلبہ حضرت فاطمۃ الزّہراؓ سے متعلق دس جملے چارٹ پر لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں گے۔
- بچے عہد کریں گے کہ:

ہم محنت سے کام کریں گے۔　　ہم بڑوں کا ادب کریں گے۔

ہم ہمیشہ سچ بولیں گے۔　　ہم غرور نہیں کریں گے۔

برائے اساتذہ:

❖ نئے الفاظ کو روانی اور درست تلفظ کے ساتھ پڑھنے میں رہ نمائی کیجیے اور انفرادی مشق کرائیے۔

❖ چارٹ بنانے میں بچوں کی رہ نمائی اور مدد کیجیے۔

کھیتوں کا پاسبان

حاصلاتِ تعلّم:	نئے الفاظ:
۱۔پانچ تا سات حرفی الفاظ درست تلفظ سے پڑھ سکیں۔ مثلاً استقبال۔ افراد وغیرہ۔ ۲۔گروہی گفتگو میں شمولیت اختیار کر کے مجوزہ ذمے داریوں کو بہتر انداز سے انجام دے سکیں۔ ۳۔اپنی شخصیت معمولات، دوستوں، گھر، اسکول اور محلے کے بارے میں تین منٹ کی تقریر روانی اور اعتماد سے کر سکیں۔ ۴۔اپنے محلے کے متعلق تمام معلومات پر کم از کم آٹھ سے دس جملے تحریر کر سکیں۔ ۵۔نظم پڑھ کر اُلٹ معنی والے الفاظ کی نشان دہی کر سکیں۔	کاندھے۔ بالی۔ چمن۔ بوائی۔ زینت۔ شادمانی۔

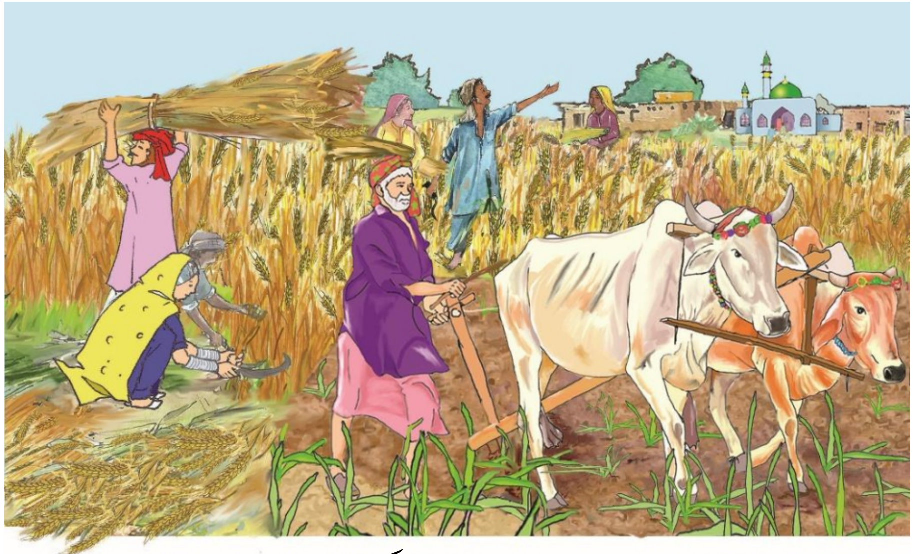

کاندھے پہ ہل ہے لایا دیکھو! کسان آیا
کھیتوں میں جان آئی ہوتی ہے پھر بُوائی
بیلوں کو لے کے آیا نغمہ خوشی کا گایا
اس سے چمن کی زینت اس سے وطن کی عِزّت
کھیتوں کو دے گا پانی آئے گی شادمانی
جھولے گی ڈالی ڈالی گیہوں کی بالی بالی

(برگِ یوسفی)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے۔

(الف) کسان کاندھے پر کیا رکھ کر کھیتوں میں لایا؟

(ب) کسان بیلوں سے کیا کام لیتا ہے؟

(ج) کھیتوں کو پانی دینے سے شادمانی کیسے آتی ہے؟

(د) گیہوں کی بالی سے کیا مراد ہے؟

(ہ) اس نظم میں کتنے شعر اور مصرعے ہیں؟

(و) اگر کسان اپنا کام وقت پر نہ کرے تو کیا نتیجہ نکلے گا؟

سوال ۲: درست بیانات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ کسان کاندھے پر لایا:

(الف) ہل (ب) کُدال (ج) بیلچا (د) پھاوڑا

۲۔ اس نظم میں کھیتوں کا پاسباں سے مراد ہے:

(الف) باغ بان (ب) کسان (ج) مالی (د) مزدور

۳۔ کھیتوں کو پانی دینے سے آئے گی:

(الف) فرحت (ب) تازگی (ج) شادمانی (د) خوش حالی

۴۔ کسان لے کے آیا:

(الف) بکریوں کو (ب) اونٹوں کو (ج) گھوڑوں کو (د) بیلوں کو

۴۔ کسان سے وطن کی ہے:

(الف) عزت (ب) عظمت (ج) شہرت (د) رفعت

سوال ۳: درج ذیل پانچ تا سات حرفی الفاظ درست تلفظ سے بلند آواز سے پڑھیے۔

کاندھے۔ بوائی۔ شادمانی۔ گیہوں۔

سوال ۴: درج ذیل الفاظ کے اُلٹ معنی والے (متضاد) لفظ لکھیے۔

آیا۔ عزّت۔ پانی۔ خوشی۔

سوال ۴: اپنے محلے سے متعلق معلومات آٹھ سے دس جملوں میں تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں:

- طلبہ پانچ تا سات حرفی الفاظ اپنی کاپی پر لکھ کر لائیں گے اور کمرۂ جماعت میں درست تلفظ کے ساتھ بلند خوانی کریں گے۔
- طلبہ اپنی شخصیت معمولات، دوستوں، گھر، اسکول اور محلے کے بارے میں تین منٹ کی تقریر لکھ کر لائیں گے اور کمرۂ جماعت میں روانی، اعتماد کے ساتھ پیش کریں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کیجیے اور گروہی گفتگو کے لیے موضوع تجویز کرنے کے ساتھ ساتھ ہر ایک کو کوئی ذمے داری بھی دیجیے۔
- سوال نمبر ۳ میں دیے گئے الفاظ ایک ایک کرکے بورڈ پر لکھیے اور صوتی طریقے سے پڑھنے کی مشق کرائیے:

/ک/ ، /آ/ ، /ں/ ، /دھ/ ، /اے = کاندھے
/بُ/ ، /و/ ، /آ/ ، /ء/ ، /اِی = بُوائی
/ش/ ، /آ/ ، /د/ ، /م/ ، /آ/ ، /ن/ ، /اِی = شادمانی
/ت/ ، /ع/ ، /ل/ ، /ای/ ، /م/ ، /ا/ ، /ت/ = تعلیمات

- طلبہ کی اپنے محلے کے متعلق آٹھ سے دس جملے تحریر کرنے میں رہ نمائی کیجیے۔

محنت کی عظمت

حاصلاتِ تعلّم:	نئے الفاظ:
۱۔کہانی سن کر اس کے کرداروں کے بارے میں درست طور پر بتا سکیں۔ ۲۔موقع محل کی مناسبت سے کلمات ادا کر سکیں۔ ۳۔کہانی سن، پڑھ، لکھ کر اس کا تجزیہ کر سکیں مثلاً: کہانی میں کون کون سے کردار ہیں۔کہانی کہاں کی ہے، کہانی میں کیا مسئلہ بیان ہوا ہے اور مسئلہ کس طرح حل ہوا؟ وغیرہ ۴۔عام کرداروں پر مبنی سادہ مُکالمے لکھ سکیں۔ ۵۔کہانی شوق اور توجہ سے سن کر مرکزی خیال اخذ کر سکیں۔ ۶۔مکالموں کی ادائی میں آواز کے اُتار چڑھاؤ، چہرے کے تاثرات اور حرکات وسکنات کا استعمال کر سکیں۔	چُننے۔ غربت۔ کارکردگی۔ کام یابی۔ نمایندے۔ مظاہرہ۔ جھونپڑی۔

کسی شہر کے قریب کچھ جھونپڑیاں تھیں، جن میں مزدور اور کچرا چننے والے رہتے تھے۔ ایک جھونپڑی میں جمیلہ، اُس کا بیمار شوہر، دو بیٹیاں صاحباں اور حمیدہ رہا کرتے تھے۔ صاحباں ۱۲ برس کی جب کہ حمیدہ ۵ برس کی تھی۔

حمیدہ صبح سویرے اپنی ماں کے ساتھ کچرا چُننے نکلتی اور دوپہر کو واپس آتی تھی۔ اُسے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ وہ جب بھی بچّوں کو اسکول جاتے دیکھتی تو اس کا شوق اور بھی بڑھ جاتا۔ حمیدہ اپنی ماں سے اسکول میں داخلہ دلانے کا کہتی مگر ماں اپنی غربت کا سوچ کر رہ جاتی۔

ایک دن حمیدہ نے اپنی ماں سے اصرار کیا کہ ”مجھے اسکول میں پڑھنا ہے“۔ جمیلہ نے بیٹی کے شوق کو دیکھتے ہوئے اُسے دوپہر کے اسکول میں داخلہ دلا دیا۔ حمیدہ بہت خوش تھی۔ اب وہ کچرا چُننے کا کام کرنے کے بعد اسکول جانے لگی۔ وہ بہت توجّہ

سے پڑھتی اور اسکول کا کام بھی وقت پر مُکمّل کرتی تھی۔ جھونپڑی میں بجلی نہیں تھی وہ ایک پرانی سی بیٹری سے بلب جوڑ کر اس کی روشنی میں پڑھتی تھی۔اس کا شمار اسکول کے ذہین اور محنتی بچوں میں ہونے لگا۔

حمیدہ محنت کرتے کرتے دسویں جماعت میں پہنچ گئی۔ جب سالانہ امتحان کا نتیجہ نکلا تو وہ پُورے بورڈ میں اوّل آئی۔ حمیدہ بے حد خوش تھی۔اس کے والدین تو خوشی سے رونے لگے تھے۔ جھونپڑیوں کے لوگ بھی بہت خوش تھے۔انھوں نے حمیدہ اور اس کے والدین کو مبارک باد دی۔ٹی وی چینل کے نمایندے بھی آگئے۔انھوں نے حمیدہ سے پُوچھا کہ ”آپ آیندہ کیا کرنا چاہتی ہیں؟“تو اُس نے کہا کہ ”میں خوب محنت کر کے ایک بڑی افسر بننا چاہتی ہُوں“۔

حمیدہ کے شوق اور لگن سے متاثر ہو کر صوبائی محکمۂ تعلیم نے اُس کے لیے وظیفے کا اعلان کر دیا۔کالج کے بعد یونی ورسٹی میں بھی حمیدہ نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔مقابلے کے امتحان میں بھی اُس نے نمایاں کام یابی حاصل کی۔افسری کی تربیت حاصل کرنے کے بعد اب وہ ایک بہادر، قابل اور ذِمّے دار افسر بن چکی ہے۔

حمیدہ کی کام یابی سے یہ سبق ملتا ہے کہ جو لوگ محنت کرتے ہیں انھیں کام یابی اور عزّت ملتی ہے،سچ تو یہی ہے کہ ”محنت میں عظمت ہے“۔

مشق

سوال ا: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) حمیدہ نے اپنی والدہ سے کیا اصرار کیا؟

(ب) حمیدہ اسکول میں پڑھنے کے ساتھ ساتھ دوسرا کیا کام کرتی تھی؟

(ج) حمیدہ جھونپڑی میں اپنی پڑھائی کس طرح کرتی تھی؟

(د) حمیدہ کو اس کی محنت کا کیا صلہ ملا؟

(ہ) حمیدہ کی کام یابی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سوال ۲: درست بیانات پر (✓) کا نشان لگائیے:

ا۔ حمیدہ کے والد محنت مزدوری نہیں کرسکتے تھے:

(الف) غربت کی وجہ سے (ب) بیماری کی وجہ سے (ج) شرم کی وجہ سے (د) آرام پسندی کی وجہ سے

۲۔ حمیدہ اول آئی:

(الف) جماعت میں　(ب) اسکول میں　(ج) بورڈ میں　(د) صوبے میں

۳۔ حمیدہ بننا چاہتی تھی:

(الف) افسر　(ب) ڈاکٹر　(ج) استاد　(د) جج

۴۔ حمیدہ کے لیے صوبائی محکمہ تعلیم نے اعلان کیا:

(الف) ملازمت کا　(ب) انعام کا　(ج) وظیفے کا　(د) طلائی تمغے کا

۵۔ حمیدہ کو کام یابی ملنے کی وجہ تھی:

(الف) خدمت　(ب) ہمّت　(ج) محنت　(د) تربیت

سوال ۳: اس سبق کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

سوال ۴: کہانی پڑھ کر درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے:

کہانی کہاں کی ہے؟ (جنگل، شہر، گاؤں وغیرہ)
____

کہانی میں کون کون سے کردار ہیں؟
____

کہانی میں کیا مسئلہ بیان ہوا ہے؟
____

کہانی کا نام
____

مسئلہ کیسے حل ہوا؟
____

کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
____

سوال ۵: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

۱۔ چُننے　۲۔ شوق　۳۔ غربت　۴۔ کارکردگی　۵۔ کام یابی

سوال ۶: موقع کی مناسبت سے درست کلمات پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) مس سلمیٰ کمرۂ جماعت میں داخل ہوتی ہیں۔ وہ طلبہ سے کیا کہیں گی:
(ب) احمد کو قلم کی ضرورت تھی۔ اسلم نے اُسے قلم دیا۔ احمد اسلم سے کیا کہے گا؟
(ج) عینی کی سال گرہ پر اُس کی دوست اُسے کیا کہیں گے؟
(د) کرکٹ کھیلتے ہوئے جاذب نے شان دار چھکا لگایا۔ سب کیا کہیں گے؟
(ہ) مہمان ہمارے گھر آئیں تو ہم کیا کہیں گے؟

السّلام علیکم	کھڑے ہو جائیں
کوئی بات نہیں	شکریہ
سال گرہ مبارک	بہت خوب
اوہ!	واہ!
خدا حافظ	خوش آمدید

سرگرمیاں:

- عام کرداروں مثلاً ڈاکٹر اور مریض، دکان دار اور گاہک وغیرہ پر مبنی طلبہ کے جوڑے بنائیں گے ہر جوڑا اپنے کرداروں کے مطابق سادہ مکالمے تحریر کرے گا۔
- طلبہ تحریر کیے گئے سادہ مکالموں کی درست ادائی میں آواز کے اتار چڑھاؤ، چہرے کے تاثرات اور حرکات و سکنات کا استعمال کرتے ہوئے کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔

برائے اساتذہ:

- کمرۂ جماعت میں طلبہ سے کسی موضوع پر گفتگو کیجیے اور اُنھیں گفتگو سن کر اس کے تسلسل میں حصّہ لینے کے آداب اور موقع محل کی مناسبت سے کلمات ادا کرنے کی تربیت دیجیے۔
- بچوں سے محنت کی عظمت سے متعلق کہانیاں سُنیے۔

یومِ آزادی

حاصلاتِ تعلّم: ۱۔ یاد کی ہوئی عبارت کو درست لکھ سکیں۔ ۲۔ گفتگو کے دوران آدابِ گفتگو کا خیال رکھ سکیں۔	۳۔ اپنے زیرِ استعمال چیزوں کے فوائد بیان کر سکیں۔ ۴۔ گھر میں ہونے والی تقریبات پر آٹھ سے دس جملے لکھ سکیں۔
نئے الفاظ: پرجوش۔ عوام۔ خِراجِ تحسین۔ محسن۔	

پاکستان میں یومِ آزادی ہر سال ۱۴/ اگست کو منایا جاتا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں اسی دن پاکستان وجود میں آیا۔ ۱۴/ اگست کا دن پاکستان میں سرکاری سطح پر قومی تیوہار کے طور پر بڑی دُھوم دَھام سے منایا جاتا ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان سب اس دن پُرجوش انداز میں پاکستان زندہ باد کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ تمام پاکستانی عوام اس روز اپنا قومی پرچم فضا میں بلند کرتے ہوئے اپنے قومی محسنوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ ملک بھر کی اہم سرکاری عمارتوں پر چَراغاں کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کو خاص طور پر سجایا جاتا ہے۔ اس کے مناظر جشن کا سماں پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس تقریب میں شرکت باعثِ اعزاز ہوتی ہے۔

ایک خصوصی تقریب منعقد ہوتی ہے۔ اس تقریب میں پرچم لہرایا جاتا ہے، پریڈ ہوتی ہے، اعزازات تقسیم ہوتے ہیں، ملی نغمے اور قومی ترانہ پیش کیا جاتا ہے، صدر اور وزیرِاعظم خصوصی خطاب فرماتے ہیں، اس بات کا عہد کیا جاتا ہے کہ ہم اس پرچم کی طرح اس وطن عزیز کو بھی ترقی کی بلندیوں تک پہنچائیں گے۔ اس کے بعد نہ صرف قومی عمارات پر بلکہ پورے ملک میں گھروں اور عمارتوں پر سبز ہلالی پرچم آب و تاب سے لہرایا جاتا ہے۔ اس تقریب کو ریڈیو، ٹیلی وژن اور انٹرنیٹ کے ذریعے براہِ راست نشر کیا جاتا ہے اور یہ عہد کیا جاتا ہے کہ ہم سب مل کر اس وطن

عزیز کو ترقی، خوش حالی اور کام یابی کی منزل پر پہنچائیں گے۔ ہم ہمیشہ اپنے رہ نما قائداعظم محمد علی جناح کے قول "ایمان، اتحاد، اور تنظیم" کی پاس داری کریں گے۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) ہم یومِ آزادی کس دن مناتے ہیں؟

(ب) پاکستانی عوام اس دن قومی پرچم کیوں بلند کرتے ہیں؟

(ج) آزادی کا دن قومی سطح پر کیسے منایا جاتا ہے؟

(د) یومِ آزادی کے موقعے پر خوشی کا اظہار کیسے کیا جاتا ہے؟

(ہ) آزادی کے دن کون سا عہد کیا جاتا ہے؟

سوال ۲: درست بیانات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ ۱۴/ اگست کو پاکستان میں مناتے ہیں:

(الف) خوشی کا دن (ب) آزادی کا دن (ج) غلامی کا دن (د) غمی کا دن

۲۔ پاکستان کا دارالحکومت ہے:

(الف) اسلام آباد (ب) کراچی (ج) لاہور (د) پشاور

۳۔ "عہد کرنے" کا مطلب ہے:

(الف) جشن منانا (ب) پیغام دینا (ج) پکا اِرادہ کرنا (د) ترقی کرنا

۴۔ یومِ آزادی سرکاری طور پر مناتے ہیں:

(الف) ثقافتی طریقے سے (ب) روایتی طریقے سے (ج) نئے طریقے سے (د) شان دار طریقے سے

۵۔ ایمان، اتحاد، تنظیم قول ہے:

(الف) قائداعظم محمد علی جناح کا (ب) لیاقت علی خان کا (ج) مولانا محمد علی کا (د) سرسید احمد خان کا

سوال ۳: یہ سبق پڑھ کر یومِ آزادی پر مختصر مضمون تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں:

جوڑیوں کے کام

- طلبہ کمرۂ جماعت میں دائرے کی شکل میں بیٹھیں گے اور یومِ آزادی کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے اور اس دوران جب ایک طالب علم / طالبات کرے گا / گی تو سب توجہ سے سنیں گے۔ جب کوئی بات مکمل کرلے گا تو دوسرے کی باری آئے گی۔ ایک دوسرے کی بات درمیان میں نہیں کاٹیں گے۔ ایک دوسرے کی بات کا احترام کریں گے۔
- طلبہ جوڑیوں (Pairs) میں تقسیم ہو کر عام استعمالات کی چیزوں مثلاً: کرسی، میز، الماری، قلم، کتاب اور بستے وغیرہ کے فائدے ایک دوسرے کو بتائیں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو آدابِ گفتگو بتائیے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کیجیے۔
- جشنِ آزادی پر طلبہ کے درمیان ملی نغموں اور تقاریر کا مقابلہ منعقد کرائیے اور حوصلہ افزائی اور شاباشی کے لیے ہو سکے تو چھوٹے چھوٹے انعامات سے نوازیے۔
- کمرۂ جماعت میں یومِ آزادی منانے کا اہتمام کیجیے۔

ہمارا پرچم

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلّم:
مہ و ستارہ۔ اتحاد ۔ پاسباں۔ بلند۔ عظمت۔ بھید۔	ا۔ یاد کی ہوئی نظم لکھ سکیں۔ ۲۔ نظم شوق اور توجہ سے سن کر اس کے اشعار کا مطلب بتا سکیں۔ ۳۔ بچوں کے ٹی وی پروگرام پر اپنی رائے دے سکیں۔ ۴۔ اپنی شخصیت، معمولات، دوستوں، گھر، اسکول اور محلے کے بارے میں تین منٹ کی تقریر روانی اور اعتماد سے کر سکیں۔

ہمارے پرچم میں سادگی ہے
مہ و ستارہ کی روشنی ہے

ملے ہیں کس خوب صورتی سے
سفید اور سبز رنگ اس کے

نشان یہ اتحاد کا ہے
ہمیں جو منزل پہ لے گیا ہے

ہم اپنے پرچم کو خود اٹھائیں
جہاں بھی ہوں اس کے گیت گائیں

ہم اس کی عزت کریں ہمیشہ
بڑائی کا دَم بھریں ہمیشہ

ہم اپنے پرچم کے پاسباں ہیں
ہم اس کی عظمت کے رازداں ہیں

ہمارے پرچم کی آن ہم سے
وطن کی قایم ہے شان ہم سے

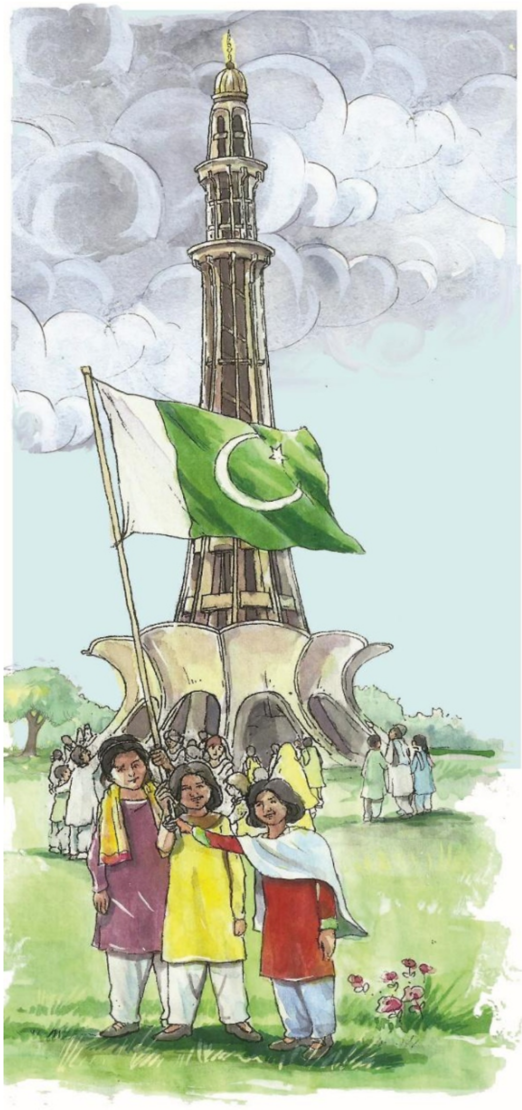

ہم اپنا پرچم بلند رکھیں
وطن کی عظمت کا بھید سمجھیں
ہمارے پرچم کا ہم پہ سایا
رہے قیامت تلک خدایا

(چراغ حسن حسرت)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) پرچم کس چیز کی علامت ہے؟
(ب) مہ وستارہ کی روشنی سے کیا مراد ہے؟
(ج) ہمیں اپنے پرچم کی شان بڑھانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟
(د) آٹھویں شعر میں شاعر نے کس عزم کا اظہار کیا ہے؟
(ہ) نظم کے آخری شعر میں شاعر نے کیا دعا کی ہے؟

سوال ۲: درست بیانات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ ہمارے پرچم میں روشنی ہے:
(الف) سورج اور چاند کی (ب) چاند اور تارے کی (ج) سفید اور سبز رنگ کی (د) چمکتے دمکتے ستاروں کی

۲۔ ہمارا پرچم نشان ہے:
(الف) ایمان کا (ب) اتحاد کا (ج) اعتماد کا (د) خوشی کا

۳۔ ہم اپنے پرچم کی عظمت کے ہیں:
(الف) پاسباں (ب) نغمہ خواں (ج) رازداں (د) نِگہ باں

۴۔ ہم جہاں بھی ہوں اپنے پرچم کے گائیں گے:
(الف) قصیدے (ب) نغمے (ج) گُن (د) گیت

سوال ۳: درج ذیل اشعار کا مطلب بتایئے:

نشان یہ اتحاد کا ہے
ہمیں جو منزل پہ لے گیا ہے
ہمارے پرچم کی آن ہم سے
وطن کی قایم ہے شان ہم سے

سوال ۳: جملے بنایئے: پاسباں۔ عظمت۔ بھید۔ اعتماد۔ شان۔

سوال ۴: "وطن سے محبت" کے عنوان پر دس جملے تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں:

- طلبہ یہ نظم یاد کرکے استاد کو لکھ کر دکھائیں گے۔
- طلبہ کمرۂ جماعت میں اپنے پسندیدہ ٹی وی پروگرام کے بارے میں رائے کا اظہار کریں گے۔
- طلبہ کمرۂ جماعت میں پرچم اُٹھا کر یہ نغمہ پڑھیں گے۔
- طلبہ قومی پرچم سے متعلق کوئی اور نظم لکھ کر لائیں گے۔

برائے اساتذہ:

❖ اپنی شخصیت، معمولات، دوستوں، گھر، اسکول اور محلے کے بارے میں تین منٹ کی تقریر روانی اور اعتماد کے ساتھ کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

کہانی ایک جھیل کی

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلّم:
جِھیل۔ دنگ۔ بسیرا۔ صحت بخش۔ شہرت۔ آلودگی۔ ماحول۔	ا۔ نظم و نثر پڑھنے کے دوران تفہیمی تدابیر اختیار کرتے ہوئے عبارت سمجھ سکیں۔ ۲۔ جملے اور عبارت لکھتے ہوئے لفظوں کی جسامت یکساں رکھ سکیں۔ ۳۔ نظم و نثر کی ضرورت کے مطابق اداکاری / ہدایت کاری کر سکیں۔ ۴۔ کسی موضوع پر تقریر کر کے اعتماد سے جماعت کے سامنے پیش کر سکیں۔ ۵۔ ایک ساتھ دو مختلف ہدایات روانی سے دے سکیں۔ ۶۔ عبارت پڑھ کر اس کے متعلق تفہیمی سوالات کر سکیں۔

دور بہت دور، شہروں سے بہت دور، ایک ہرا بھرا، خوب صورت اور پُر سکوں جنگل تھا۔ اس جنگل کے بیچوں بیچ ایک بہت حسین چھوٹی سی جھیل تھی۔ اس جھیل کا پانی اتنا صاف اور شفاف تھا کہ اس کی تہہ میں اُگے ہوئے پودے اور گھاس تک صاف نظر آتے تھے۔ جھیل کی تہہ میں پڑے ہوئے پتھر بہت خوب صورت اور چمکیلے تھے۔ اس کی مچھلیاں اتنے پیارے رنگوں کی تھیں کہ جو دیکھتا دنگ رہ جاتا۔ جھیل کا پانی اتنا میٹھا تھا کہ جو ایک دفعہ پی لے بس وہیں کا ہو جائے۔ جھیل کے چاروں طرف گھنے اور اُونچے اُونچے درخت تھے جو ہوا میں اس طرح جھومتے تھے جیسے وہ جھیل کو دیکھ کر خوش ہو رہے ہوں۔ ان درختوں کے قدموں میں پودے اُگے ہوئے تھے جن پر طرح طرح کے رنگ بہ رنگے پھول کھلتے۔ ان پھولوں پر تتلیاں ناچتیں۔ بھونرے آتے، کیڑے مکوڑے اور مینڈک بھی وہاں خوشی خوشی رہتے تھے۔ درختوں پر پیارے پیارے پرندوں کا بسیرا تھا۔

جھیل اور جنگل کی ہوا بہت صاف اور صحت بخش تھی۔ جنگل کے درندے اور چرندے بھی وہاں پانی پینے آتے تھے تو اس کی خوب صورتی، سکون اور صاف اور میٹھے پانی سے اتنے متاثر ہوتے تھے کہ کھڑے کے کھڑے رہ جاتے۔

یہ جنگل، یہ جھیل، اس کا پانی، اس کی ہوا، پودے، پرندے، پھول، کیڑے مکوڑے، مچھلیاں درخت اس کے پتھر اور

اس کے جان ور، یہ سب اس جھیل اور جنگل کے ماحول کا حصہ تھے۔ یہ ماحول ہماری دنیا کے لئے اور دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ایک نعمت تھا۔

لیکن پھر پتا ہے کیا ہوا؟ کس طرح انسانوں کو اس جھیل کے بارے میں پتا چل گیا اور انسانوں نے وہاں جانا شروع کر دیا۔ جو لوگ شروع شروع میں وہاں گئے وہ بہت اچھے لوگ تھے۔ انہوں نے نہ تو جھیل کو گندا کیا، نہ پھول توڑے اور نہ پرندوں کا شکار کیا۔ وہ لوگ جھیل پر جاتے، اس کی خوب صورتی، سکون اور اس کی صاف و شفاف اور صحت بخش ہوا سے لطف اٹھاتے اور واپس آ جاتے۔

یہ جھیل اتنی خوبصورت تھی کہ جلد ہی دور دور تک اس کی شہرت پھیل گئی۔ یہ جھیل اتنی مشہور ہو گئی کہ ہزاروں انسانوں وہاں پہنچنے لگے۔ اول تو ان کی گاڑیوں اور بسوں کا دھواں وہاں کی ہوا کو گندا کرنے لگا۔ پھر لوگوں نے وہاں گندگی بھی پھیلانی شروع کر دی۔ لوگ وہاں پکنک پر جاتے اور کھانے پینے کی بچی ہوئی چیزیں اور کچرا اِدھر اُدھر پھینک دیتے۔ جھیل کے پانی میں طرح طرح کی چیزیں پھینکتے، مچھلیاں پکڑتے، پرندوں کا شکار کرتے، پھول تو توڑتے ہی، پودے تک اکھاڑ لیتے۔ کھانا پکانے کے لئے گھاس، پتے اور درختوں کی ٹہنیاں جلاتے، جس کا دھواں بھی ہوا میں مل جاتا تھا۔ یہ سب حرکتیں بہت بری تھیں اور انہیں پتا نہیں تھا کہ وہ کتنی بڑی بے وقوفی کر رہے ہیں۔

اس ساری گندگی اور اُلٹی سیدھی حرکتوں نے ماحول کو تباہ کر دیا۔ صاف ہوا صاف نہ رہی۔ جھیل کا صاف اور میٹھا پانی کالا اور بدمزہ ہو گیا۔ تہہ میں پڑے ہوئے رنگین پتھر کالے اور بدصورت ہو گئے۔ مچھلیاں مرنے لگیں۔ پرندے دوسرے علاقوں کو پرواز کر گئے۔ جانور دوسرے جنگل میں چلے گئے۔ تتلیاں غائب ہو گئیں۔ پودے اور سبزہ ختم ہو گیا۔ درختوں کے کٹنے سے مٹی ہوا میں اڑنے لگی۔ اس طرح ایک حسین جھیل اور پیارا ماحول برباد ہو گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں نے پودوں، درختوں اور ہوا کا خیال نہیں رکھا۔ آلودگی یعنی گندگی پھیلائی۔

جانتے ہو اس ساری آلودگی کا نتیجہ کیا نکلا؟ بارشیں ہونا بند ہو گئیں، کیوں کہ درختوں کے کٹنے سے بارش کم ہو جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ پورے علاقے میں فصلیں تباہ ہو گئیں۔ کھیت سوکھ گئے۔ لوگ غریب ہو گئے۔ ان کے پاس کھانے کو اناج بھی کم رہ گیا۔

اب تو لوگ بہت گھبرائے اور سوچنے لگے کہ یہ کیا ہوا؟ اور کیسے ہو گیا؟ ادھر جنگل کے بچے کھچے پرندے اور جھیل کی مچھلیاں بھی چپکے چپکے روتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ ہمارے جنگل دوبارہ اگا دے، ہماری جھیل کا پانی صاف کر دے، بارش برسا دے اور ان انسانوں کو اتنی عقل عطا فرما دے کہ وہ اپنے ماحول کی ساری آلودگیاں ختم کر دیں۔

آخر کچھ عقل مند لوگوں نے اس مسئلے پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سب ہم انسانوں کی غلطی سے ہوا ہے۔ تب انہوں نے اعلان کروا دیا کہ کوئی بھی درخت کو نہ کاٹے۔ نا تو گھاس اکھیڑے اور نہ خواہ مخواہ آگ جلائے۔ اس کے بعد سب نے فیصلہ کیا کہ ہر آدمی ایک درخت لگائے گا۔ لوگوں نے درخت لگائے۔ پودوں اور گھاس کی دیکھ بھال کی۔ بغیر ضرورت

کے آگ جلانا بند کر دیا۔ آخر اللہ تعالیٰ کو اُن پر رحم آیا اور ایک روز بارش ہوئی۔ جھیل میں صاف پانی آ گیا۔ پودے اور درخت دوبارہ اُگنے لگے، لیکن آلودگی سے ماحول کو جو نقصان ہوتا ہے وہ اتنی جلدی اور آسانی سے پورا نہیں ہوتا۔

یہی وجہ ہے کہ جھیل ابھی تک پہلے کی طرح خوب صورت، صاف اور صحت بخش نہیں ہو سکی، لیکن اب وہاں کے لوگ اس کے ماحول کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور شاید ایک دن جھیل پھر اتنی ہی خوب صورت ہو جائے، اس کا پانی پہلے کی طرح صاف اور شفاف اور میٹھا ہو جائے۔

آپ بھی اس کے لیے دعا کریں اور اگر آپ کے گھر کے پاس کوئی جھیل، کوئی درخت، پودے یا سبزہ ہے تو اس کو بچانے کی کوشش کریں۔ ہماری دنیا کو اس کی بہت ضرورت ہے۔

(ڈاکٹر رؤف پارکھ)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) جھیل کی تہہ میں اُگے ہوئے پودے اور گھاس کیسے نظر آتے تھے؟

(ب) جنگل کا ماحول کیسا تھا؟

(ج) جھیل کا پانی بدمزہ کیوں ہو گیا اور مچھلیاں کیوں مرنے لگیں؟

(د) جھیل کیسے آلودہ ہو گئی؟

(ہ) آلودگی کا کیا نتیجہ نکلا؟

(و) لوگوں نے ماحول کو کیسے صحیح کیا؟

(ز) ماحولیاتی آلودگی سے کون کون سے نقصان ہوتے ہیں؟

سوال ۲: درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ جنگل کے بیچوں بیچ تھی:

(الف) جھونپڑی (ب) نہر (ج) بستی (د) جھیل

۲۔ جھیل کی دور دور تک پھیل گئی:

(الف) خُوش بو (ب) شہرت (ج) روشنی (د) ہوا

۳۔ جھیل کا پانی تھا:

(الف) ٹھنڈا (ب) کھارا (ج) میٹھا (د) کالا

۴۔ جھیل کا ماحول انسانوں کے لیے تھا:

(الف) رحمت (ب) نعمت (ج) زحمت (د) فرحت

۵۔ عقل مند لوگوں نے اس مسئلے پر کیا:

(الف) شور (ب) غور (ج) اعلان (د) مقابلہ

سوال ۳: درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

بسیرا۔صحت بخش۔نعمت۔ماحول۔سبزہ

سوال ۴: درج ذیل الفاظ کے ساتھ لاحقہ "مند" لگا کر مرکب لفظ بنایئے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

ضرورت۔صحت۔احسان۔فائدہ۔فکر

سرگرمیاں:

- طلبہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں اور اُن کی مدد کرنے والوں کے کردار رول پلے کی صورت میں پیش کریں گے۔
- طلبہ جوڑیوں (Pairs) کی صورت میں تقسیم ہو کر جھیل کے منظر کی تصویر بنائیں گے۔

برائے اساتذہ:

- سیلاب سے متاثرہ لوگوں اور ان کی مدد کرنے والوں کے رول پلے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔ اس سلسلے میں چند طلبہ کو ہدایت کاروں اور اداکاروں کے کردار تفویض کیجیے۔
- طلبہ سے "ماحولیاتی آلودگی کے نقصانات" موضوع پر تقریر یاد کرکے کمرۂ جماعت میں پیش کرنے کا کہیے۔

عیدالاضحیٰ

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلّم:
ذوالحج۔ مہینا۔ گھومتے۔ عیدالاضحیٰ۔ قربان۔ کمرہ۔ دروازہ۔ دستک۔ انبیاء علیہم السّلام۔ دُنیا۔	۱۔ کہانی شوق اور توجہ سے سن کر اس کا مرکزی خیال اخذ کر سکیں۔ ۲۔ کہانی شوق اور توجہ سے سن کر اس کی ابتداء، درمیان، اور اختتام کا اندازہ لگا سکیں۔ ۳۔ ماحول میں موجود اشیاء کا تین سے چار جملوں میں مربوط تعارف لکھ سکیں۔ ۴۔ اپنی استطاعت کے مطابق ضرورت مندوں کی مدد کر سکیں۔ ۵۔ پڑھنے میں نیم وقفہ، اور ندائیہ ! علامتوں کو شناخت کر سکیں۔ ۶۔ لکھنے میں نیم وقفہ، اور ندائیہ ! علامتوں کو شناخت کر سکیں۔

عیدالاضحیٰ کی آمد آمد تھی۔ فاطمہ نے اپنے محلے میں کئی بچّوں کو اپنے اپنے جان وروں کے ساتھ گھومتے ہوئے دیکھا۔ ان جان وروں کو عیدالاضحیٰ کے دنوں میں قربان کر دیا جاتا تھا۔ فاطمہ نے سوچا اس بارے میں وہ اپنی باجی سے ضرور پوچھے گی۔ رات کو باجی جب اپنے کمرے میں آئیں تو فاطمہ بھی ان کے پیچھے چلی آئی اور دروازے پر دستک دی۔

باجی: کون ہے؟

فاطمہ: باجی! میں فاطمہ ہوں۔ کیا میں آجاؤں۔

باجی: جی ہاں! آجائیے۔

فاطمہ کمرے میں داخل ہوئی تو باجی نے اسے اپنے قریب کُرسی پر بیٹھنے کو کہا: ”بیٹھیے۔“

جب وہ کُرسی پر بیٹھ گئی تو باجی نے بڑے پیار سے پوچھا: ”کیا بات ہے؟ کیا آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے؟“

فاطمہ: باجی کام تو نہیں! بس کچھ پوچھنا تھا۔

باجی: جی ضرور پوچھیے۔

فاطمہ: باجی! ذوالحج کے مہینے میں عید کے موقعے پر مسلمان جان وروں کی قربانی کیوں کرتے ہیں؟

باجی: کیوں کہ مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سنّت پر عمل کرتے ہیں۔

فاطمہ نے حیرت سے پوچھا: حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سنّت !

باجی: کیا آپ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سنّت 'قربانی' کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں؟"

فاطمہ: جی نہیں باجی۔

باجی: "اچھا! تو میں آج آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قربانی کی سنت کے بارے میں بتاتی ہوں: اللہ نے انسانوں کی بھلائی کے لیے دنیا میں انبیاء علیہم السّلام بھیجے۔ ان میں سے ایک نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام بھی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو اللہ کی راہ میں قربان کررہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے جب وہ خواب اپنی بیوی حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا تو انھوں نے کہا کہ 'آپ اللہ کے حکم پر عمل کریں'۔ اس کے بعد وہی خواب جب انھوں نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو بھی بتایا تو انھوں نے اپنے والد سے کہا کہ 'میں اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہوں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے وہ کرڈالیے'۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو قربان کرنے کے لیے لٹایا ہی تھا کہ اتنے میں اُن کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ایک دنبا بھیج دیا۔ انھوں نے اُس دُنبے کو قربان کردیا۔ اس واقعے کی یاد اور اللہ کے حکم پر عمل کرنے کی خاطر مسلمان ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقعے پر اللہ کی راہ میں حلال جان ور کی قربانی کرتے ہیں۔ پھر اس کا گوشت تین حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک اپنا، دوسرا رشتے داروں کا اور تیسرا حصّہ غریبوں کا ہوتا ہے۔ اس موقعے پر مسلمان عید کی نماز کے بعد ملک کی خوش حالی اور ترقی کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔ عید کی مبارک باد دیتے ہیں۔"

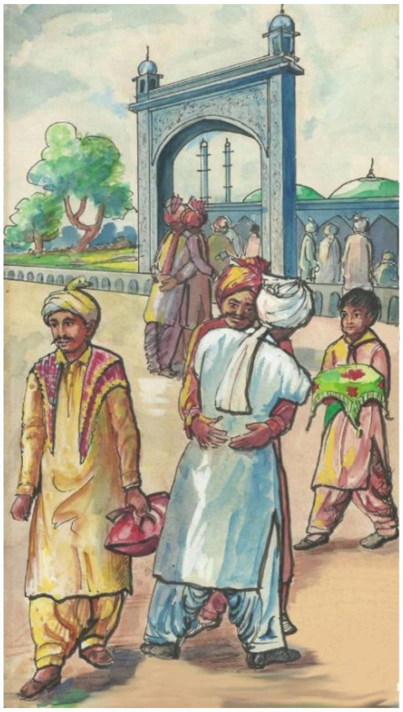

فاطمہ: "اچھا! اب میری سمجھ میں آیا۔ ہم عیدالاضحیٰ میں قربانی اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے اور اس قربانی کے گوشت کو ہم خود بھی پکا کے کھاتے ہیں اور غریبوں کو بھی بانٹتے ہیں۔"

باجی: "واہ بھئی واہ! بہت خوب، فاطمہ آپ نے تو ساری بات اچھی طرح سمجھ لی ہے۔ اب جا کر آرام کریں۔"

فاطمہ: "جی باجی! آپ کا شکریہ۔"

مشق

سوال ا: درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) عید الاضحیٰ کس مہینے میں منائی جاتی ہے؟

(ب) فاطمہ نے عید الاضحیٰ سے پہلے محلے میں کئی بچّوں کو کیا کرتے ہوئے دیکھا؟

(ج) فاطمہ نے باجی کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے کیا کام کیا؟

(د) حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے خواب میں کیا دیکھا؟

(ہ) حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے جب اپنے پیارے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کرنا چاہا تو وہاں کیا ہوا؟

سوال ۲: درست جوابات پر (✓) کا نشان لگایئے:

۱۔ مسلمان سنّت پر عمل کرتے ہیں:

(الف) حضرت ابراہیمؑ کی (ب) حضرت اسماعیلؑ کی (ج) حضرت اسحاقؑ کی (د) حضرت یعقوبؑ کی

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنا خواب سنایا:

(الف) والدہ کو (ب) بہن کو (ج) بیوی کو (د) بیٹی کو

۳۔ عید کی نماز کے بعد مسلمان ایک دوسرے کو عید کی دیتے ہیں:

(الف) خوش خبری (ب) مبارک باد (ج) دعائیں (د) مٹھائی

۴۔ ہم عید الاضحیٰ کے موقعے پر قربانی اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کا ہے:

(الف) حکم (ب) رحم (ج) کرم (د) وعدہ

۵۔ قربانی کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے:

(الف) دو حصّوں میں (ب) تین حصّوں میں (ج) چار حصّوں میں (د) پانچ حصّوں میں

☆ نیم وقفہ، چھوٹے جملوں کو ملا کر ایک بڑا جملہ بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثال: شہد صحت مند غذا ہے، یہ میٹھا بھی ہے اور طاقت بخش بھی۔

ندائیہ! اس کا مطلب ہے کسی کو پکارنا یا مخاطب کرنا۔

مثال: اے خدا! اے قوم! اے قائدِ اعظم!

سوال ۳: نیچے دیے گئے جملوں میں نیم وقفہ اور ندائیہ نشانیاں لگائیے:

۱۔ جو لوگ اپنی عزّت نہیں کرتے کوئی دوسرا بھی ان کی عزّت نہیں کرتا ہے۔

۲۔ بچو جب بھی قومی ترانہ پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی ادب اور احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر سننا چاہیے۔

سرگرمی:

- طلبہ کلاس میں موجود مختلف اشیا کا مربوط تعارف تین سے چار جملوں میں لکھ کر استاد کو دکھائیں گے۔
- طلبہ اپنی استطاعت کے مطابق کسی ضرورت مند کی مدد کریں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو کوئی کہانی سنا کر کہانی کی ابتدا، درمیان، اختتام اور مرکزی خیال کے بارے میں سوال کیجیے۔
- بچوں سے پوچھیے کہ ہم کس کس طرح دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں۔
- بچوں سے ”مدد“ کے موضوع پر رول پلے کروائیے۔

بس کا سفر

حاصلاتِ تعلّم:

۱۔اپنی پسند ناپسند اور دل چسپیوں سے متعلق بات چیت کر سکیں۔
۲۔اپنے کاموں کی درست لب و لہجے میں زبانی وضاحت کر سکیں۔
۳۔ نظم و نثر پڑھنے کے دوران تفہیمی تدابیر اختیار کرتے ہوئے عبارت سمجھ سکیں۔
۴۔ نظم و نثر کی ضرورت کے مطابق اداکاری / ہدایت کاری کر سکیں۔
۵۔عبارت سن کر نظم یا نثر کا تعین کر سکیں۔

نئے الفاظ:

لاری۔عدم آباد۔کچھوا۔ڈھول۔دُھرا۔صحارا۔ناز۔

گھر آنے کو جب مل نہ سکی کوئی سواری
سوچا کہ چلو چل کے پکڑ لیں کوئی لاری
سیدھی عدم آباد کو جاتی تھی یہ لاری
مخلوق کو خالق سے ملاتی تھی یہ لاری
کچھّوے کی طرح چلتی تھی جب ناز دکھاتی
راکٹ کی طرح اڑتی تھی جب موڈ میں آتی
اتنے میں خبر آئی بُرا وقت پڑا ہے
پیدل ہی چلے جاؤ دُھرا ٹوٹ گیا ہے
گھر پہنچے اسی شان سے ہم ڈھول میں اَٹ کر
جیسے ابھی آئے ہیں صحارا سے پلٹ کر

(دلاور فگار)

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) شاعر نے لاری میں بیٹھنے کے بارے میں کیوں سوچا؟

(ب) لاری کے عدم آباد جانے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ج) شاعر کو گھر پیدل کیوں آنا پڑا؟

(د) شاعر نے بس کی رفتار کو کس سے تشبیہ دی ہے؟

(ہ) شاعر کس حال میں گھر پہنچے؟

سوال۲: مصرع مکمل کیجیے:

(الف) سوچا کہ چلو چل کے پکڑ لیں کوئی _______

(ب) _______ کو خالق سے ملاتی تھی یہ لاری

(ج) کچھوے کی طرح چلتی تھی جب ناز _______

(د) پیدل ہی چلے جاؤ _______ ٹوٹ گیا ہے

(ہ) گھر پہنچے اسی شان سے ہم _______ میں اٹ کر

سوال۳: درج ذیل عبارات پڑھ کر بتائیے کہ ان میں سے کون سی نظم ہے اور کون سی نثر:

(الف) ہم سفر کے لیے بس کا استعمال بھی کرتے ہیں _______

(ب) گھر آنے کو جب مل نہ سکی کوئی سواری _______

(ج) یہ بس حیدر آباد سے کراچی جارہی ہے _______

(د) سیدھی عدم آباد کو جاتی تھی یہ لاری۔ _______

سرگرمیاں:

- طلبہ گروہوں کی شکل میں اپنی پسند ناپسند اور دل چسپوں سے متعلق بات چیت کریں گے۔
- طلبہ انفرادی طور پر کمرۂ جماعت میں اپنے اپنے کاموں کی درست لب و لہجے میں زبانی وضاحت کریں گے۔
- طلبہ کوئی اور مزاحیہ نظم لکھ کر کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

برائے اساتذہ:

❖ نظم و نثر کی ضرورت کے مطابق اداکاری / ہدایت کاری کرنے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔

حفظانِ صحت

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلّم:
تراشنا۔ چُست۔ باعث۔ خود بہ خود۔ اجزاء۔ قیام۔ آلودگی۔ اِرد گرد۔	ا۔ معنی کے لحاظ سے متضاد الفاظ کا باہمی فرق کر سکیں۔ ۲۔ عددی ترتیب (تیسرا، چوتھا، پانچواں وغیرہ) سمجھ کر اس کا درست استعمال کر سکیں۔ ۳۔ بچوں کے رسالے اور کہانی کی کتابیں دل چسپی سے پڑھ سکیں۔ ۴۔ چارٹ / اخبار / رسائل وغیرہ کی مجوزہ عبارت نقل کر سکیں۔ ۵۔ ملتی جلتی آوازوں والے لفظوں میں تمیز کر کے انھیں درست تلفظ سے ادا کر سکیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں، جن کا ہم جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ ان نعمتوں میں سے ایک تن درستی بھی ہے۔ تن درستی قایم رکھنے کے لیے صحت کے اصول سمجھنا اور ان پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس عمل کو حفظانِ صحت کہتے ہیں۔

ہمارا دین بھی ہمیں صفائی کا خیال رکھنا سکھاتا ہے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے "صفائی نصف ایمان ہے" یعنی ایمان کا آدھا حصہ صرف صفائی ستھرائی میں ہے۔

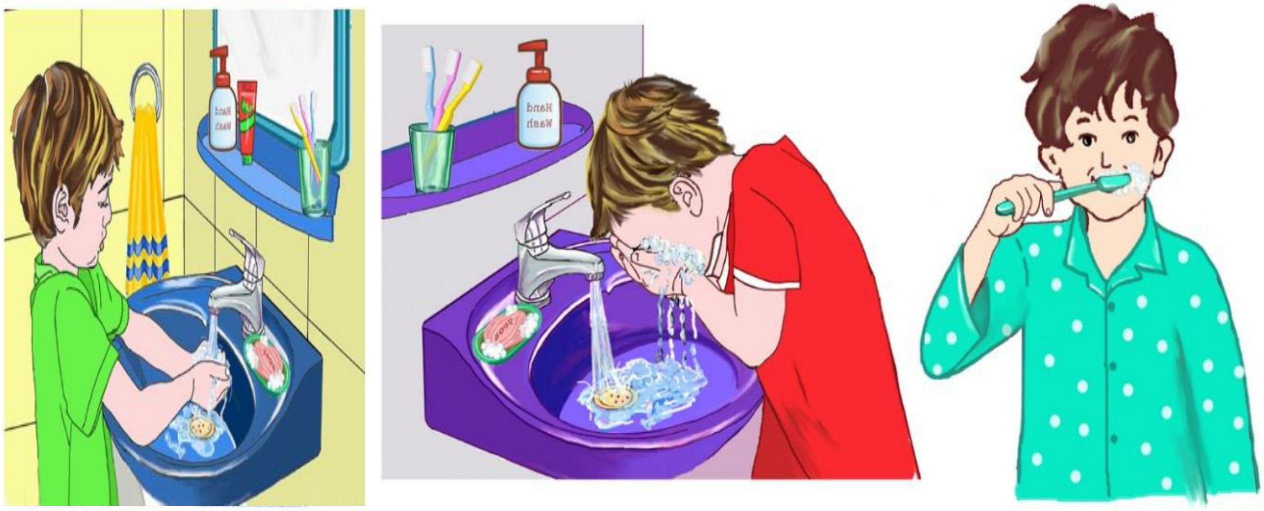

ہمیں چاہیے کہ حفظانِ صحت یعنی صحت کی حفاظت کے اصول ذہن میں رکھتے ہوئے ان پر مکمل عمل کریں۔ صبح سویرے اٹھنا اور دانت صاف کرنا، ہاتھ منھ دھونا اور غسل کرنا اچھی صحت کے لیے ضروری ہے۔ نہانے دھونے کے لیے صابن کا استعمال بھی ضروری ہے تاکہ جراثیم کا خاتمہ ہو سکے۔ جب کچھ کھائیں پییں تو صاف ستھرے برتن میں کھائیں۔ کھانا پکاتے وقت بھی حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھونا چاہیے اور کھانا پکانے میں استعمال ہونے والے برتنوں

کو بھی دھونا چاہیے۔ اسی طرح کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھونا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم گھر میں پکی ہوئی چیزیں کھائیں۔ بازار کے کھانوں سے جہاں تک ہو سکے، بچیں۔

ہر ہفتے ناخن تراشنے چاہییں کیوں کہ سب سے زیادہ جراثیم ہاتھوں کے ذریعے منھ تک اور پھر پیٹ تک پہنچتے ہیں اور مختلف بیماریوں کا باعث بنتے ہیں ہمیں تازہ پھل اور سبزیاں کھانی چاہییں۔ صبح سویرے اُٹھنے اور کھلی فضا میں سیر کرنے سے ہم سارا دن تروتازہ، چُست اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

صحت مند زندگی کے لیے متوازن غذا ضروری ہے جس میں تازہ پھل اور سبزیاں بھی شامل ہیں۔ ہلکی پھلکی ورزش کی عادت سے بھی جسم چست اور توانا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ آلودہ یا گندا

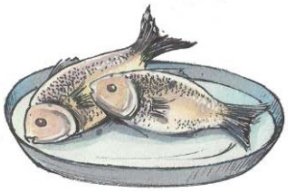

پانی پینے سے بھی بچنا چاہیے۔ آلودہ پانی ہاضمے کی خرابی اور دیگر بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ اِس لیے ضروری ہے کہ پانی اُبال کر پیا جائے۔

ہمیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ کھانے پینے کی اشیا ڈھانپ کر رکھی ہوئی ہیں یا نہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنے سے مکھیاں خوراک پر نہیں بیٹھتیں اور ہم جراثیم سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

بارشوں کے موسم میں مکھّی، مچھّر اور دیگر کیڑے مکوڑے پیدا ہو جاتے ہیں، جن سے بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔ ان کیڑے مکوڑوں سے بچنے کے لیے ہمیں کیڑے مار دوا کا چھڑکاؤ کرنا چاہیے۔ گھروں میں کیڑے مار دوا کا چھڑکاؤ کرتے وقت کھانے پینے کی اشیاء اور برتن وغیرہ کو ضرور ڈھانپ دینا چاہیے۔

ہمیں جگہ جگہ کوڑا کرکٹ نہیں پھینکنا چاہیے تاکہ ہماری گلی اور محلہ وغیرہ بھی صاف رہیں۔ ہمیں موسم کے لحاظ سے غذا کا استعمال کرنا چاہیے۔ اس طرح ہم موسم کی سختی سے بچ سکتے ہیں۔ مثلاً: سردی کے موسم میں ہمیں خشک میوے کا استعمال کرنا چاہیے، مچھّلی سردی کے موسم میں ضرور کھانا چاہیے، یہ نہ صرف سردی کی سختی سے بچاتی ہے بلکہ جسمانی طاقت کا ذریعہ بھی ہے۔

ہمیں اپنے علاوہ اِردگِرد کے ماحول کو صاف رکھنا چاہیے۔ ماحول میں ہونے والی تبدیلیوں اور آلودگی کی وجہ سے طرح طرح کی بیماریاں پھیل رہی ہیں جو زندگی کے لیے بہت خطرناک ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس قدر ممکن ہو حفظانِ صحت کے

اصولوں پر عمل کی عادت ڈالیں۔ جس طرح زندگی ایک نعمت ہے اسی طرح تن درستی زندگی سے جُڑی ہوئی ایک نعمت ہے اور زندگی کا اہم حصہ ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے: ”تن درستی ہزار نعمت ہے“۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) صبح اٹھ کر سب سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

(ب) صاف ستھرا رہنے کے کیا فائدے ہیں؟

(ج) تن درست رہنے کے لیے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

(د) کھانا پکاتے وقت کیا احتیاط ضروری ہے؟

(ہ) صفائی سے متعلق حدیثِ مبارک تحریر کیجیے۔

سوال ۲: دیے گئے بیانات میں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

۱۔ ہزار نعمت ہے:

(الف) دولت (ب) تن درستی (د) صفائی (ہ) شہرت

۲۔ نصف ایمان ہے:

(ب) پڑھائی (ب) صفائی (د) سچائی (ہ) بھلائی

۳۔ ورزش کرنے سے انسان رہتا ہے:

(الف) سُست (ب) چُست (د) ہنس مکھ (ہ) ہوش یار

۴۔ کھانے پینے کی اشیا کو رکھنا چاہیے:

(الف) سنبھال کر (ب) چُھپا کر (د) ڈھانپ کر (ہ) پکا کر

۵۔ جراثیم باعث بنتے ہیں:

(الف) بیماریوں کا (ب) پریشانیوں کا (د) تکلیفوں کا (ہ) مصیبتوں کا

سوال ۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

تن درستی، چُست، صاف، عزت، سختی

☆ ایک جیسی آواز والے الفاظ کو ہم آواز / ہم قافیہ الفاظ کہتے ہیں۔ جیسے: شان، آن، مان

سوال ۴: درج ذیل الفاظ کے ہم آواز الفاظ بنایئے اور درست تلفظ سے ادا کیجیے۔

عام، نعمت، کھانا، آج، دھونا

سوال ۵: دی گئی ہر سطر میں عددی ترتیب کے لحاظ سے بتایئے کہ قلم کا کون سا نمبر ہے؟ جیسے:

(الف) کتاب، قلم، کرسی، میز، دروازہ ـــ دوسرا

(ب) قلم، کتاب، کرسی، میز، دروازہ ـــــــ

(ج) دروازہ، میز، کرسی، قلم، کتاب ـــــــ

(د) کرسی، دروازہ، قلم، میز، کتاب ـــــــ

(ہ) دروازہ، کرسی، میز، کتاب، قلم ـــــــ

سرگرمیاں:

- طَلَبہ بچوں کے رسائل اور کہانی کی کتابوں سے صحت و تن درستی کے بارے میں معلومات اکٹھی کر کے کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائیں گے۔
- طَلَبہ حفظانِ صحت پر مبنی معلومات کسی چارٹ، اخبار یا رسالے سے کاپی پر نقل کریں گے۔
- طلبہ کمرۂ جماعت صاف کریں گے اور اسکول میں پودے لگائیں گے۔

برائے اساتذہ:

- ❖ رسائل، اخبارات اور کہانی کی کتابوں سے معلومات اکٹھی کرنے میں طَلَبہ کی مدد کیجیے۔
- ❖ چارٹ بنانے میں طَلَبہ کی رہ نمائی کیجیے۔

پہیلیاں اور لطائف

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلّم:
گُھل مِل۔ واویلا۔ گُم۔ بَٹوا۔ مسافر۔ میٹر۔	ا۔ پہیلیوں کے جواب کی وضاحت کر سکیں۔ ۲۔ پہیلیاں خود بوجھ سکیں اور دوسروں سے بجھوا سکیں۔ ۳۔ لطیفہ سن پڑھ کر اس کے مزاح کی وضاحت کر سکیں۔ ۴۔ لطیفہ دل چسپی اور توجہ سے سن کر کوئی لطیفہ خود بنا سکیں۔

پہیلیاں

ا۔ جب وہ بولے ایک اکیلا — سارا شہر سُنے واویلا

۲۔ دُور پہاڑوں پر سے آئے — گھر میں آکر گُھل مِل جائے

۳۔ روشن روشن اس کی دُم — رات کو حاضر دن میں گم

۴۔ ایسا بھی ہے اک شیطان — ناک پہ بیٹھے پکڑے کان

لطیفے

ا۔ پہلی لڑکی: یہ چھپکلی دیوار ہی پر کیوں چلتی ہے؟

دوسری لڑکی: ہم بھی تو زمین پر چلتے ہیں، کبھی چھپکلی نے کچھ کہا؟

۲۔ صحن میں بچّے کے رونے کی آواز آئی۔

امّی نے اندر سے پوچھا: منّے کیا ہوا؟

منّے نے جواب دیا میری قمیض گر گئی ہے۔

امّی نے کہا! تو اس میں رونے کی کیا بات ہے۔

منّے نے کہا! امی، مَیں بھی تو قمیض میں تھا۔

۳۔ ٹیکسی ڈرائیور (مسافر سے): جناب میں میٹر چلانا بھول گیا تھا اس لیے سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ سے کتنے پیسے لوں؟

مسافر! پریشانی کی کوئی بات نہیں میں بھی اپنا بٹوا گھر بھول آیا ہوں۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) دیے گئے لطائف میں آپ کو سب سے زیادہ کون سا لطیفہ پسند آیا؟ پسند کی وجہ بھی بتائیے۔

(ب) پڑھے گئے لطائف سے ملتا جلتا کوئی لطیفہ خود بنائیے؟

(ج) پہیلی سے کیا مراد ہے؟

سوال ۲: پہیلیوں میں سے ہم آواز الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

پہیلیوں کے جواب:

۱۔ سائرن ۲۔ پانی ۳۔ جگنو ۴۔ عینک

سرگرمیاں:

- طلبہ گھر سے کوئی پہیلی یاد کر کے آئیں گے اور کمرۂ جماعت میں دوسرے ہم جماعتوں کو سنائیں گے اور اپنی پہیلی کے جواب کی وضاحت کریں گے۔
- طلبہ گھر سے کوئی لطیفہ یاد کر کے آئیں گے اور کمرۂ جماعت میں اپنے ہم جماعتوں کو سنائیں گے اور اس کے مزاح کی وضاحت کریں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو مزاح کے بارے میں بتائیے اور لطائف سمجھنے میں رہ نمائی کیجیے۔
- طلبہ کو پہیلیوں کے بارے میں بتائیے اور پہیلیاں بوجھنے میں ان کی رہ نمائی کیجیے۔

ہم سب پاکستانی ہیں

حاصلاتِ تعلّم:

۱۔ نئے بصری الفاظ پڑھ سکیں مثلاً چوں کہ، چناں چہ، تا کہ، حال آں کہ وغیرہ۔

۲۔ نظم و نثر پڑھنے کے دوران تفہیمی تدابیر اختیار کرتے ہوئے عبارت سمجھ سکیں (یعنی مکمل عبارت کا مفہوم اخذ کرنا، عبارت کو متعلقہ تصویر کے ذریعے سمجھنا وغیرہ)۔

۳۔ موقع محل کی مناسبت سے کلمات ادا کر سکیں۔

۴۔ اخبارات میں شامل بچوں کے صفحات تلاش کر کے ان کا مطالعہ کر سکیں۔

نئے الفاظ:

آبائی۔ دائیں۔ بائیں۔ گرجا گھر۔ چرچ۔ مندر۔ گردوارا۔ مذاہب۔ غیر مسلم۔ عبادت گاہیں۔ عیسائی۔ ہندو۔ پوجا۔ سکھ۔ نمایندگی۔ اقلیت۔

سردیوں کی چھٹّیوں میں سلیم اور بتول کے ابّا جان انھیں پہلی بار اپنے آبائی شہر 'جیکب آباد' بس کے ذریعہ لے جا رہے تھے۔ بچے چوں کہ اپنے آبائی شہر کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے تھے۔ اس لیے ابّا جان نے انھیں بتایا:

"ہمارے آبائی شہر کا نام 'جیکب آباد' ہے۔ یہ صوبہ سندھ بلکہ پاکستان کا گرم ترین شہر ہے۔ اس کا پرانا نام 'خان گڑھ' تھا۔ سن ۱۸۴۷ء میں انگریزوں کی فوج کے ایک میجر 'جان جیکب' کے نام پر اس شہر کا نام 'جیکب آباد' پڑ گیا۔"

جب بس جیکب آباد شہر کے اندر داخل ہوئی تو ابّا جان نے بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے بچّوں سے کہا: "یہ دیکھیے! مسجد، گرجا گھر یا چرچ اور مندر تینوں ایک ہی قطار میں ہیں۔"

کچھ ہی فاصلے پر انھوں نے دائیں طرف بچّوں سے دیکھنے کو کہا: "وہ دیکھیے سامنے ایک گُردوارا ہے۔"

انھوں نے بتایا: "پاکستان میں ہر مذہب کی عبادت گاہیں موجود ہیں، ہمیں ان کا احترام کرنا چاہیے۔"

سلیم سوچ رہا تھا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے تو پھر یہاں غیر مسلم لوگ کیوں رہتے ہیں؟ گھر پہنچ کر دادا جان سے وہ اس بارے میں ضرور پوچھے گا۔ سلیم اور بتول نے گھر پہنچ کر دادا جان سے "السّلام علیکم" کہا۔ دادا جان نے جواب میں "وعلیکم السّلام"

کہا۔ پھر نہا دھو کر سب نے کھانا کھایا اور آپس میں باتیں کرنے لگے:

سلیم: دادا جان! ''مسجد'' میں تو ''مسلمان'' عبادت کرتے ہیں نا؟

دادا جان: جی ہاں! سلیم بیٹا۔

سلیم: تو پھر ''گرجا گھر یا چرچ'' میں کون لوگ عبادت کرتے ہیں؟

دادا جان: ''گرجا گھر یا چرچ'' میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی قوم کے لوگ ''عیسائی'' عبادت کرتے ہیں۔

بتول: دادا جان ''مندر'' میں کون لوگ عبادت کرتے ہیں؟

دادا جان: مندر میں ''ہندو'' پوجا کرتے ہیں۔

سلیم: اور ''گردوارا'' کن لوگوں کی عبادت گاہ ہے؟

دادا جان: ''گردوارا'' سکھوں کی عبادت گاہ ہے۔

بتول: دادا جان! یہ تو سب غیر مسلم ہیں! پھر یہ پاکستان میں کس طرح رہتے ہیں؟

دادا جان: بیٹا! جس طرح آپ کی جماعت کے تمام بچّے چاہے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، وہ پانچویں جماعت ہی کے طالب علم کہلاتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں رہنے والے تمام شہری خواہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں، وہ سب پاکستانی ہیں۔ ہمارے پرچم کا ایک تہائی سبز رنگ کا حصّہ مسلمانوں کی اور ایک چوتھائی سفید حصّہ انھی غیر مسلموں کی نمایندگی کرتا ہے۔ غیر مسلموں کو بھی یہاں مسلمانوں کی طرح مکمل مذہبی اور معاشرتی آزادی حاصل ہے۔ سارے انسان اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد ہیں۔ 'اسلام' کے معنی 'سلامتی' ہیں اور اسلام ہمیں غیر مسلموں سے اچھے برتاؤ اور آپس میں مِل جُل کر رہنے کا درس دیتا ہے۔

بتول اور سلیم: دادا جان! شکریہ۔ اب ہم اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ بغیر کسی فرق کے ''ہم سب پاکستانی ہیں۔''

دادا جان: شاباش بیٹا! بہت خوب! کسی ہم وطن کو غیر نہ سمجھیے۔ اچھا بیٹا! آپ سفر کی وجہ سے تھک گئے ہوگے۔ اس لیے اب آرام کیجیے۔ میں بھی دوا کھانے کے بعد آرام کروں گا۔ شب بہ خیر۔

بتول اور سلیم: جی! دادا جان! شب بہ خیر۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) جیکب آباد پاکستان کے کس صوبے میں واقع ہے؟
(ب) جیکب آباد کا پرانا نام کیا تھا اور نیا نام (جیکب آباد) کس طرح پڑا؟
(ج) ابا جان نے بچوں سے کن عمارتوں کی طرف دیکھنے کو کہا؟
(ہ) پاکستان کے پرچم میں سفید اور سبز رنگ کس کی نمایندگی کرتے ہیں؟
(د) پاکستان میں رہنے والے مسلم اور غیر مسلم سب کیا کہلاتے ہیں؟

سوال ۲: درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ پاکستان کا گرم ترین شہر ہے:
(الف) کراچی (ب) حیدرآباد (ج) جیکب آباد (د) لاڑکانہ

۲۔ مسجد میں عبادت کرتے ہیں:
(الف) یہودی (ب) عیسائی (ج) مسلمان (د) ہندو

۳۔ گرجا گھر یا چرچ عبادت گاہ ہے:
(الف) عیسائی مذہب کی (ب) ہندو مذہب کی (ج) سِکھ مذہب کی (د) یہودی مذہب کی

۴۔ مندر میں پوجا کرتے ہیں:
(الف) ہندو (ب) سِکھ (ج) یہودی (د) عیسائی

۵۔ گُردوارا عبادت گاہ ہے:
(الف) عیسائی مذہب کی (ب) یہودی مذہب کی (ج) ہندو مذہب کی (د) سِکھ مذہب کی

☆ ایک جملے کو دوسرے جملے سے ملانے کے لیے چند خاص الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:
چوں کہ، چناں چہ، حال آں کہ، تاکہ وغیرہ۔

سوال ۳: پڑھے گئے سبق سے درج بالا الفاظ والے جملے چُن کر لکھیے۔

سرگرمیاں:

- طلبہ درسی کتاب میں موجود بصری الفاظ اپنی کاپی میں لکھیں گے اور کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائیں گے۔
- طلبہ اخبارات میں شامل بچوں کے صفحات گھر سے تلاش کر کے لائیں گے اور کمرۂ جماعت میں خاموش خوانی کریں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ سے بلند خوانی کروایئے اور عبارات کے بارے میں تفہیمی سوالات کیجیے۔
- طلبہ سے کمرۂ جماعت میں مختلف موضوعات پر گفتگو کیجیے اور طلبہ کو ان موضوعات کی مناسبت سے کلمات ادا کرنے کی مشق کرایئے۔
- ”ہم سب پاکستانی ہیں“ کے موضوع پر نظمیں پڑھوایئے اور تقریری مقابلے کروایئے۔
- مذہبی عمارتوں کا احترام کرنے کی ہدایات دیجیے۔

کالی گھٹا

حاصلاتِ تعلّم:	نئے الفاظ:
۱۔ مصرعے، اشعار اور نظموں کو دل چسپی اور توجہ سے سن کر انفرادی / اجتماعی طور پر ترنم سے سُن سکیں۔ ۲۔ مجوزہ متن نظم، کے متعلق تفہیم، تجزیے اور جائزے پر مبنی سوالات کے جواب لکھ سکیں۔ ۳۔ نظم پڑھ کر الٹ الفاظ کی نشان دہی کر سکیں۔ ۴۔ نظم و نثر میں فرق سمجھتے ہوئے درست تلفظ، آہنگ اور روانی سے پڑھ سکیں۔	گھٹا۔ آہٹ۔ سنسناہٹ۔ مینھ۔ لہلہانے۔ ٹھکانے۔ جڑی بوٹیاں۔ بیل بوٹے۔

وہ دیکھو! اُٹھی، کالی کالی گھٹا
ہے چاروں طرف، چھانے والی گھٹا
گھٹا کے جو آنے کی، آہٹ ہوئی
ہوا میں بھی اِک، سنسناہٹ ہوئی
گھٹا آن کے، مینھ جو برسا گئی
تو بے جان مٹی میں، جان آگئی
زمیں سبزے سے، لہلہانے لگی
کسانوں کی محنت، ٹھکانے لگی
جڑی بوٹیاں، پیڑ آئے نکل
عجب بیل بوٹے، عجب پھول پھل
ہر اک پیڑ کا، اک نیا ڈھنگ ہے
ہر اک پھول کا، اِک نیا رنگ ہے
یہ دو دن میں، کیا ماجرا ہوگیا
کہ جنگل کا جنگل، ہرا ہوگیا

(اسماعیل میرٹھی)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) گھٹا کے برسنے سے مٹی پر کیا اثر ہوا؟

(ب) جب گھٹا برس چکی تو زمین میں سے کیا کیا نکلا؟

(ج) ہر اک پیڑ اور پھول کا کیا رنگ ڈھنگ ہے؟

(د) نظم کے آخری شعر کو سادہ نثر میں تحریر کیجیے۔

(ہ) آپ برسات میں کیا کرتے ہیں؟

سوال ۲: درج ذیل لفظوں کے اُلٹ لفظ لکھیے۔

کالی۔ پُھول۔ زمین۔ آنا۔ بے جان۔ دن۔

سوال ۳: اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

سوال ۴: درج ذیل سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ چاروں طرف چھانے والی ہے:

(الف) سیاہی (ب) سرخی (ج) گھٹا (د) دھند

۲۔ مینھ برسا گئی:

(الف) ہوا (ب) گھٹا (ج) فضا (د) صبا

۳۔ اس نظم کے شاعر کا نام ہے:

(الف) رئیس فروغ (ب) شفیع الدّین نیّر (ج) اسماعیل میرٹھی (د) دلاور فگار

۴۔ کسانوں کی محنت سے زمین ہوگئی:

(الف) تروتازہ (ب) ہری بھری (ج) ہموار (د) نرم

سوال ۵: نظم کے پانچویں، چھٹے اور ساتویں شعر کے قافیے یعنی ایک جیسی آوازوں والے الفاظ لکھیے۔

سوال ٦: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

پیڑ۔ پھل۔ گھٹا۔ مٹی۔ محنت۔

سرگرمیاں:

- طَلَبہ کمرۂ جماعت میں باری باری نظم ترنّم سے پڑھیں گے۔
- طَلَبہ نظم خوش خط لکھنے کی مشق کریں گے۔
- طَلَبہ نظم کو ایک چارٹ پر خوش خط لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں گے۔
- طلبہ اِس موضوع پر دوسری نظمیں تلاش کر کے کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

برائے اساتذہ:

- نظم کو ترنّم، آہنگ، درست تلفّظ، روانی، اور حرکات و سکنات سے پڑھنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- طَلَبہ کو خوش خط لکھنے کا طریقہ عملی صورت میں سمجھایئے۔

سندھی ثقافت

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلّم:
دست کاری۔ فنون۔ نقش و نگار۔ نفیس۔	۱۔ اپنے کاموں کی درست لب و لہجے میں زبانی وضاحت کر سکیں۔ ۲۔ عبارت لکھتے ہوئے لفظوں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھ سکیں۔ ۳۔ اپنی کاپی پر کے مجوّزہ نمونے کی خوش خطی کر سکیں۔ ۴۔ بازار سے سودا سلف لا سکیں۔ ۵۔ کسی واقعہ / تقریب / نمائش دیکھ کر اپنی پسند و ناپسند کی وجہ بتا سکیں۔ ۶۔ اجنبی لوگوں سے اعتماد سے بات کر سکیں۔

ہر اتوار کو سعید کے والد ہفتے بھر کا سودا لینے بازار جاتے تھے۔ آج سعید نے ساتھ چلنے کی فرمائش کی جو انھوں نے مان لی۔

راستے میں سعید نے جگہ جگہ لوگوں کو سفید کپڑے، سندھی ٹوپی اور اجرک پہنے دیکھا۔ ان کے ساتھ بچوں نے بھی سندھی ثقافتی لباس پہنے ہوئے تھے جو بہت خوب صورت لگ رہے تھے۔ سعید نے اپنے والد سے پوچھا:

سعید: ابو جان! آج تو چھٹی کے دن بھی صبح سویرے شہر میں بہت رونق ہے۔ بچّوں، بڑوں نے کتنے عمدہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ کیا آج کوئی خاص دن ہے؟

ابو: بیٹا! آج سندھی یومِ ثقافت منایا جا رہا ہے۔ ہر سال دسمبر کے پہلے اتوار کو یہ دن سندھی ثقافت کو اُجاگر کرنے اور اس سے اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لیے منایا جاتا ہے۔

بازار سے واپس آکر سعید نہا دھو کر والد صاحب کے پاس جا بیٹھا تاکہ وہ ان سے سندھی ثقافت کے بارے میں مزید جان سکے۔ اس کی بہن منیبہ بھی وہاں موجود تھی۔

سعید: ابو جان! آپ نے راستے میں سندھی یومِ ثقافت کا ذکر کیا۔ براہِ مہربانی مجھے سندھی ثقافت کے بارے میں کچھ بتائیے۔

ابو: بیٹا! سندھ کی ثقافت دنیا کی قدیم ترین ثقافتوں میں سے ایک ہے۔ اس کے قدیم ترین آثار موہن جو دڑو سے ملے ہیں، جہاں سے ملنے والے ظُروف کے ٹھیکریوں، زیورات، کھلونوں، مُہروں اور مُجسموں وغیرہ سے سندھی تہذیب و ثقافت کی قدامت کا معلوم ہوتا ہے۔ سندھی ثقافت اپنے روایتی فنون، دست کاریوں کی وجہ سے دنیا میں مشہور ہے۔

منیبہ: ابو جان! پچھلے ماہ ہمارے اسکول نے ہمیں سندھالوجی میوزیم کی سیر کروائی تھی۔ عجائب گھر میں سندھی لباس، زیورات، دست کاریوں اور رہن سہن کے متعلق بہت عمدہ تصویریں اور مجسمے وغیرہ موجود تھے۔ مجھے سندھی دست کاریاں بہت پسند آئیں تھیں۔

ابو: بیٹی! سندھ کی دست کاری میں اجرک سازی، کاشی کاری، چوب کاری وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

سعید: ابو! کاشی کاری کیا ہے؟

ابو: چکنی مٹی کو گوندھ کر اس سے پتلی اینٹیں، برتن، گل دان اور طرح طرح کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ انھیں سُکھانے کے بعد بھٹی میں لگایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان پر باریک نقش و نگار بنا کر ان نقوش میں نیلا رنگ بھرا جاتا ہے۔ آخر میں ان پر پالش کی جاتی ہے جس سے ان کی چمک میں اضافہ ہوتا ہے۔ کاشی کاری بہت نفیس اور محنت والا کام ہے۔

منیبہ: ابو! چوب کاری کے بارے میں کچھ بتائیے۔

ابو: چوب کاری کو سندھی میں جنڈی کہا جاتا ہے۔ اس میں لکڑی کو تراش خراش کر چارپائی، کرسی، میز، پلنگ، جھولے اور دیگر اشیا بنائی جاتی ہیں۔ پھر ان پر بہت مہارت اور نفاست سے نقش و نگار بنائے جاتے ہیں جن میں سرخ، سبز، نیلا، جامنی، پیلا اور دیگر رنگ بھرے جاتے ہیں۔

منیبہ: کیا خواتین کا سندھ کی ثقافت میں کوئی حصّہ نہیں؟

ابو: کیوں نہیں! سندھ کی خواتین بھی ثقافت کے میدان میں پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ مثلاً سندھی ٹوپی، گج (سندھی گلے)، پلنگ کے تکیے، چادریں اور دوپٹّے وغیرہ خواتین ہی بناتی ہیں۔ سندھی ٹوپی ہی کو لے لیجیے، یہ ٹوپی اپنی بناوٹ اور دست کاری کے اعتبار سے عزّت و عظمت کی علامت ہے، جو خاص موقعوں پر خاص مہمانوں کو عزت اور تکریم کے طور پر پہنائی جاتی ہے۔

منیبہ: یہ سندھی ٹوپی کس طرح تیار کی جاتی ہے؟

ابو: سندھی ٹوپی، کپڑے میں رنگین دھاگے، موتی اور شیشے کے ٹکڑے لگا کر بنائی جاتی ہے۔ سب سے پہلے سفید کپڑے کو دھو کر خشک کر لیا جاتا ہے۔ پھر اس کپڑے کی موٹی سی تہہ بنا کر اسے گول، چوکور یا مستطیل شکل میں کاٹ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کپڑے کو لکڑی کے دو گول فریموں میں لگا کر ٹائٹ کَس دیا جاتا ہے اور کپڑے میں شیشے کے چھوٹے چھوٹے گول ٹکڑے ٹانک دیے جاتے ہیں۔ پھر کپڑے پر مختلف رنگوں کے دھاگوں سے خوب صُورت پھول پتّیاں کاڑھی جاتی ہیں۔ آخر میں کپڑے کے گول

ٹکڑے کو ٹوپی کی چھت اور مستطیل ٹکڑے کی دیوار کو محراب کی صورت میں کاٹ کر ملا دیا جاتا ہے۔اس طرح سندھی ٹوپی تیار ہو جاتی ہے۔

منیبہ: ابو! رلّی کے بارے میں بھی تو کچھ بتائیے۔

ابو: جی ضرور! رلّی بنانے کے لیے گھروں میں خواتین مختلف رنگوں کے کپڑے جمع کرتی ہیں۔ پھر اُن کپڑوں کو چھوٹی مستطیل، تکونی اور پھولوں کی پتیوں کی شکل میں کاٹ کر ایک خاص ترتیب میں سوئی دھاگے سے آپس میں جوڑا جاتا ہے۔اس طرح سے رلّی تیار ہو جاتی ہے۔بہت لوگ فرمائش کرکے اپنے من پسند ڈیزائن میں بھی رلّی بنواتے ہیں۔

سعید: ابو! سندھ کے روایتی کھیلوں کے بارے میں بھی کچھ بتائیے۔

ابو: سندھ کے کھیلوں میں مَلھ، بیلھاڑوں اور ونجھ وٹی بہت مشہور ہیں۔ ملھ سندھ کا بہت مشہور کھیل ہے۔ جو پہلوان اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لیے خاص موقعوں اور میلوں میں کھیلتے ہیں۔اس کھیل میں دو پہلوان حصّہ لیتے ہیں جنھیں 'ملھ' کہتے ہیں۔ یہ دونوں ملھ آپس میں زور آزمائی کرتے ہیں۔ مقابلہ شروع ہونے سے پہلے دونوں 'ملھوں' کی کمر پر اجرک یا کسی چادر کو بَل دے کر باندھ دیا جاتا ہے جسے 'پٹّو' کہتے ہیں۔ دونوں ملھ ایک دوسرے کے پٹّے کو پیٹ کی اور پیٹھ کی طرف سے پکڑ کر اوپر اٹھاتے اور گھماتے ہیں اور پھر زمین پر گراتے ہیں۔ یہ کھیل دونوں پہلوان آپس میں دو مرتبہ کھیلتے ہیں اور آخری مرتبہ جیتنے والے کو فاتح قرار دیا جاتا ہے۔

منیبہ: ابو! سندھ کے روایتی کھانے کون کون سے ہیں؟

ابو: سندھ کے روایتی کھانوں میں بُصری، بیہہ، پلا مچھّلی، سندھی پلاؤ، سرسوں کا ساگ، چنے کا ساگ، چاول کی روٹی، گڑ والے چاول بہت مشہور ہیں۔

سعید: ابو! آپ کا بہت شکریہ، آپ نے ہمیں سندھی ثقافت کے بارے میں بہت کچھ بتایا۔اس سے معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے اور بہت لُطف بھی آیا ہے۔

منیبہ: جی ابو جان! میں اپنی سہیلیوں کو بھی اس بارے میں بتاؤں گی۔ یقیناً انھیں بھی یہ سب جان کر بہت اچھا لگے گا۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) سندھ کی ثقافت کے قدیم ترین آثار کہاں سے ملے ہیں؟

(ب) کاشی کاری سے کیا مراد ہے؟

(ج) خواتین رلّی بنانے کے لیے کیا طریقہ اختیار کرتی ہیں؟

(د) سندھی ٹوپی کس طرح تیار کی جاتی ہے؟

(ہ) سندھ کے مشہور کھیل کون سے ہیں؟

(و) سندھ کے مشہور کھانے کون سے ہیں؟

سوال ۲: درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ سعید کے والد بازار لینے جاتے تھے:

(الف) سودا سلف (ب) کپڑے (ج) کتابیں (د) گاڑی

۲۔ سندھ کے لوگ اپنی ثقافت کا دن مناتے ہیں:

(الف) دسمبر میں (ب) نومبر میں (ج) اکتوبر میں (د) ستمبر میں

۳۔ سندھی میں جنڈی کہا جاتا ہے:

(الف) کاشی کاری کو (ب) چوب کاری کو (ج) اجرک سازی کو (د) لباس کو

۴۔ موتی اور شیشے کے ٹکڑے لگا کر بنائی جاتی ہے:

(الف) رلی (ب) سندھی ٹوپی (ج) اجرک (د) چادر

۵۔ مقابلہ شروع ہونے سے پہلے 'ملھوں' کی کمر پر باندھ دیا جاتا ہے:

(الف) پٹّو (ب) رسّا (ج) بیلٹ (د) کمربند

سرگرمیاں:

- طلبہ اپنی کاپی پر مجوّزہ نمونے کی خوش خطی کر کے استاد کو دکھائیں گے۔
- طلبہ کتاب میں سے کوئی عبارت لفظوں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھتے ہوئے تحریر کر کے استاد کو دکھائیں گے۔
- کمرۂ جماعت میں سندھی ثقافت کا دن منایا جائے اور اس موقعے پر طلبہ شاہ صاحبؒ کے اشعار سنائیں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ سے کمرۂ جماعت میں ان کے روزمرّہ کاموں کے بارے میں پوچھیے اور انھیں والدین کی ہدایت کے مطابق بازار سے سوداسلف لانے کی تلقین کیجیے۔
- طلبہ سے کسی واقعے / تقریب / نمائش کے بارے میں ان کی پسند و ناپسند کی وجہ پوچھیے۔
- طلبہ کو اجنبی لوگوں سے اعتماد سے گفتگو کرنے کے متعلق آگاہی دیجیے۔ اس مقصد کے لیے طلبہ کی جوڑیاں یا گروہ بنا کر رول پلے کرائیے۔
- سبق کے نئے الفاظ ایک ایک کر کے بورڈ پر لکھیے اور انھیں صوتی طریقے سے پڑھنے کی مشق کرائیے۔

ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا!

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلم:
نقصان۔ سلسلہ۔ متاثرین۔ خیموں۔ مشکل گھڑی۔ ممکن۔ عملے۔ اکٹھا۔ جیب خرچ۔ امدادی کیمپ۔ استعمال۔ اہتمام۔ شفقت۔	ا۔ نظم ونثر پڑھنے کے دوران تفہیمی تدابیر اختیار کرتے ہوئے عبارت سمجھ سکیں۔ 2۔ جملے اور عبارت لکھتے ہوئے لفظوں کی جسامت یکساں رکھ سکیں۔ 3۔ نظم ونثر کی ضرورت کے مطابق اداکاری/ہدایت کاری کر سکیں۔ 4۔ کسی موضوع پر تقریر کر کے اعتماد سے جماعت کے سامنے پیش کر سکیں۔ 5۔ ایک ساتھ دو مختلف ہدایات روانی سے دے سکیں۔ 6۔ عبارت پڑھ کر اس کے متعلق تفہیمی سوالات کر سکیں۔

اس سال مسلسل ہونے والی بارشوں کا پانی لوگوں کے گھروں، دکانوں، محلوں، بازاروں اور کھیتوں میں بھر گیا تھا۔ بڑی مشکل سے وہ اپنی جان بچا سکے۔ وہ اپنے گھروں سے صرف ضروری سامان لا سکے تھے۔ ان کے کھانے کا سامان تو جلد ہی ختم ہو چکا تھا۔ بارشیں رُک جانے کے بعد جب اسکول کھلے تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے ہمیں بارش کی وجہ سے بے گھر ہو جانے والوں کے بارے میں بتایا:

''جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اس مشکل گھڑی میں ہمیں ان کا ساتھ دینا چاہیے۔ ان کی مدد کرنا چاہیے۔ انھیں بہت سی چیزوں کی ضرورت ہے۔ ان چیزوں میں روپے پیسے کے علاوہ، کھانے پینے کا سامان، کپڑے، جوتے، برتن، بستر، دوائیں اور خیمے شامل ہیں۔ ہمیں ان چیزوں کا بندوبست کرنا ہے۔''

ہیڈ ماسٹر صاحب کی تقریر ختم ہوتے ہی اسکول کے تمام اساتذہ اور عملے نے متاثرین کے لیے رقم اور سامان اکٹھا کرنا شروع کیا۔ طلبہ نے بھی اپنا جیب خرچ ان متاثرین کی مدد کے لیے جمع کروا دیا۔

اسکول سے گھر آکر وسیم اور زاہدہ نے اپنے والدین کو جب اس بارے میں بتایا تو اُنھوں نے دونوں کو شاباش دی۔ انھوں نے بھی ان متاثرین کے لیے کچھ رقم، کھانے پینے کا سامان، کپڑے، جوتے، برتن، بستر اور عام استعمال کی دوائیاں اسکول کے امدادی کیمپ میں جمع کرادیں۔

زاہدہ نے جب یہ دیکھا کہ سب لوگ ان متاثرین کی مدد کر رہے ہیں تو اس نے اپنی دادی جان سے پوچھا:

زاہدہ: دادی جان! یہ لوگ ان متاثرین کی مدد کیوں کر رہے ہیں؟

دادی جان: اللہ تعالیٰ نے ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کام سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔

زاہدہ: اچھا دادی جان! میں بھی اپنے بسکٹ، دودھ اور کھلونے ان متاثرین بچّوں میں تقسیم کردوں گی۔

دادی جان: ہر اچھے شہری کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔

زاہدہ: دادی جان اچھے شہری میں اور کیا کیا خوبیاں ہوتی ہیں؟

دادی جان: ایک اچھے شہری میں جہاں بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں وہاں اُس میں مہمان نوازی کی خوبی بھی ہوتی ہے۔ وہ مہمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھتا ہے۔ وہ دل و جان سے اس کی خدمت کرتا ہے۔ اس کے آرام اور کھانے پینے کا دل کھول کر اہتمام کرتا ہے۔ کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ مہمان کی عزت اور خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

وسیم: "دادا جان! اچھے شہری کی اور خوبیاں بتائیے۔"

دادی جان: بیٹا! تم نے یہ بہت اچھی بات پوچھی۔ ان تمام خوبیوں کے علاوہ اچھے شہری کی یہ بھی پہچان ہے کہ وہ ملک کے ہر قانون کی پابندی کرتا ہے۔ چاہے وہ ٹریفک کا قانون ہو، ٹیکس دینے کا قانون ہو یا عدالت میں گواہی دینے کا قانون وغیرہ۔

زاہدہ: اپنے ماحول کی صفائی کا خیال رکھنا بھی تو اچھے شہری کا فرض ہے۔

دادی جان: ہاں ہاں کیوں نہیں۔ اچھا شہری اپنے ماحول کی صفائی کا خیال رکھتا ہے میں تو یہ کہوں گی کہ وہ تو اپنے پڑوسیوں کا بھی خیال رکھتا ہے۔ اُن کے دکھ درد میں کام آتا ہے۔ ہر ایک سے محبت اور اخلاق سے پیش آتا ہے۔ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرتا ہے۔

زاہدہ اور وسیم: دادی جان! ہم بھی اچھے شہری بنیں گے اور ہمیشہ ضرورت مندوں کی مدد کریں گے۔

دادی جان: واہ بھئی واہ! آپ نے تو یہ بہت اچھا سوچا ہے۔ کیوں کہ ’ ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا!‘

زاہدہ اور وسیم: جی ہاں بالکل ٹھیک، شکریہ دادی جان!

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) مسلسل بارشوں کی وجہ سے کیا ہوا تھا؟

(ب) بارش سے متاثرہ لوگوں کو کن چیزوں کی ضرورت تھی؟

(ج) انسان کی زندگی کا ایک مقصد کون سا ہے؟

(د) اچھے شہری کی کیا پہچان ہے؟

(ہ) آپ میں اچھے شہری والی کون کون سی خوبیاں ہیں؟

سوال ۲: درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ طلبہ نے بھی ان متاثرین کی مدد کے لیے جمع کروادیا:

(الف) بستہ (ب) جیب خرچ (ج) سامان (د) پین

۲۔ طلبہ نے اپنے والدین کو جب متاثرین کی مدد کے بارے میں بتایا تو وہ بہت ہوئے:

(الف) سکھی (ب) خوش (ج) جذباتی (د) حیران

۳۔ ضرورت مندوں کی مدد کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی ہوتا ہے:

(الف) راضی (ب) خوش (ج) مہربان (د) مددگار

۴۔ دادی جان نے زاہدہ کو زندگی کا ایک مقصد بتایا تھا:

(الف) اپنوں کے کام آنا (ب) غیروں کے کام آنا (ج) اوروں کے کام آنا (د) دشمنوں کے کام آنا

۵۔زاہدہ نے بھی متاثرین بچّوں میں تقسیم کرنے کا ارادہ کرلیا:

(الف) کھلونے (ب) کپڑے (ج) کتابیں (د) جوتے

٦۔اپنے ماحول کی صفائی کا خیال رکھنا اچھے شہری کا ہے:

(الف) اصول (ب) فرض (ج) کام (د) طریقہ

سرگرمیاں:

- طلبہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں اور اُن کی مدد کرنے والوں کے کردار رول پلے کی صورت میں پیش کریں گے۔
- طلبہ جوڑیوں (Pairs) کی صورت میں تقسیم ہو کر بارش کے منظر کی ڈرائنگ بنائیں گے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- سیلاب سے متاثرہ لوگوں اور ان کی مدد کرنے والوں کے رول پلے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔ اس سلسلے میں چند طلبہ کو ہدایت کاروں اور اداکاروں کے کردار تفویض کیجیے۔
- طلبہ سے ”ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا“ موضوع پر تقریر یاد کرکے کمرۂ جماعت میں پیش کرنے کا کہیے۔
- طلبہ کو کسی امدادی ادارے کی سیر کرائیے۔
- بچوں سے پوچھیے کہ دوسروں کی مدد کے کون کون سے انداز ہو سکتے ہیں۔

استادِ محترم کو میرا سلام کہنا

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلّم:
پیام۔ جاہل۔ دانش۔ فلک۔ جہاں۔ عَلَم۔ رقم۔ عطا۔	۱۔ نظم شوق اور توجہ سے سن کر اس کے اشعار کا مطلب بتا سکیں۔ ۲۔ نظم و نثر میں ہم آواز الفاظ درست تلفظ سے پڑھ سکیں۔ ۳۔ ہم معنی الفاظ کی شناخت کر سکیں۔ ۴۔ اپنے گھر اور اسکول کا تعارف آٹھ سے دس جملوں میں لکھ سکیں۔ ۵۔ اپنے پسندیدہ پیشے سے متعلق فرد کے چار سے چھ مکالمے تحریر کر سکیں۔

کتنی محبتوں سے پہلا سبق پڑھایا
میں کچھ نہ جانتا تھا سب کچھ مجھے سکھایا
اَن پڑھ تھا اور جاہل ، قابل مجھے بنایا
دنیائے علم و دانش کا راستہ دکھایا

اے دوستو! ملیں تو بس اک پیام کہنا
استادِ محترم کو میرا سلام کہنا

مجھ کو خبر نہیں تھی آیا ہوں میں کہاں سے
ماں باپ اِس زمیں پر لائے تھے آسماں سے
پہنچادیا فلک تک، استاد نے یہاں سے
واقف نہ تھا ذرا بھی اتنے بڑے جہاں سے

مجھ کو دلایا کتنا اچھا مقام کہنا
استادِ محترم کو میرا سلام کہنا

جو عِلم کا عَلَم ہے استاد کی عطا ہے
ہاتھوں میں جو قلم ہے استاد کی عطا ہے
جو فکر تازہ دَم ہے استاد کی عطا ہے
جو کچھ کیا رقم ہے استاد کی عطا ہے

ان کی عطا سے چمکا حاؔطب کا نام کہنا
استادِ محترم کو میرا سلام کہنا

(احمد حاؔطب صدیقی)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اس نظم میں شاعر نے کس کی تعریف کی ہے؟

(ب) سلام سے کیا مُراد ہے؟

(ج) اس نظم میں استاد کو سلام کیوں پیش کیا گیا ہے؟

(د) استاد کس طرح طلبہ کو زمین سے آسمان تک لے جاتے ہیں؟

(ہ) آپ اپنے اُستاد / اُستانی کا احترام کس طرح کرتے ہیں؟

سوال ۲: درج ذیل کے ہم معنی الفاظ لکھیے۔

جاہل دانش فلک عَلَم رقم

سوال ۳: درج ذیل شعر کا مطلب بتایئے:

کتنی محبتوں سے پہلا سبق پڑھایا
میں کچھ نہ جانتا تھا سب کچھ مجھے سکھایا

سوال ۴: درج ذیل کے ہم آواز الفاظ لکھیے اور درست تلفظ سے پڑھیے۔ جیسے، فلک، پلک، سب، جب:

مقام۔ عطا۔ قابل۔ قلم۔ زمین۔

سرگرمیاں:

- طلبہ نظم کی بلند خوانی کرنے کے ساتھ ساتھ اشعار کا مطلب اپنے لفظوں میں بیان کریں گے۔
- طلبہ اپنے پسندیدہ پیشے کے بارے میں اپنے ہم جماعتوں کو بتائیں گے اور اس پیشے سے متعلق افراد کے چار سے چھ مکالمے تحریر کرنے کے بعد استاد کو دکھائیں گے۔
- طلبہ کمرۂ جماعت میں آنے کی اجازت لیں گے۔
- طلبہ کمرۂ جماعت سے باہر جانے کی اجازت لیں گے۔

برائے اساتذہ:

- اپنے گھر اور اسکول کے تعارف کے لیے آٹھ سے دس جملے تحریر کرنے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔
- نظم و نثر میں ہم آواز الفاظ درست تلفظ سے پڑھنے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔
- ”یومِ اساتذہ“ منانے کی تیاریوں میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- کمرۂ جماعت میں ایک بچے کو ٹیچر بنایئے۔ تمام بچّے اُنھیں سلام کریں۔

اچھے رَوَیّے

حاصلاتِ تعلّم:	نئے الفاظ:
۱۔ الفاظ توجہ سے سن کر ان کے درست تلفظ اور معانی سمجھ سکیں۔ ۲۔ واقعہ دل چسپی اور توجہ سے سن کر اس کا اختصار / خلاصہ کر سکیں۔ ۳۔ تصویر یا کوئی حقیقی منظر دیکھ کر اس سے متعلق درست تلفظ میں زبانی بتا سکیں۔ ۴۔ کہانی، واقعہ اور ڈراما وغیرہ پڑھ کر نتائج اخذ کر سکیں۔ ۵۔ خوش خطی، ڈرائنگ اور کرافٹس کے نمونے تیار کر سکیں۔ ۶۔ دورانِ تقریر درست تلفظ سے عمدہ لفظوں کا استعمال کر سکیں۔ ۷۔ اخبار یا رسالے سے اپنی پسندیدہ تحریر کا انتخاب کر سکیں۔ ۸۔ استفہامی جملوں کو اقراری اور انکاری جملوں میں تبدیل کر سکیں۔ ۹۔ اسکول میں دوسرے مذاہب کے بچوں سے اچھے تعلقات رکھ سکیں۔	ہر دل عزیز۔ درپیش۔ سلجھانا۔ مناسب۔ شفقت۔ جھجک۔ مخاطب۔ پسندیدہ۔

ہمارے اسکول میں ایک استانی تھیں جن کا نام سمیرا تھا۔ وہ اسکول کی ہر دل عزیز شخصیت تھیں۔ آخر کیوں نہ ہوتیں؟ وہ تھیں ہی اتنی اچھی۔ ہر رنگ، نسل اور مذہب کے شخص سے محبت و شفقت کے ساتھ پیش آتیں۔ ہر ایک کے دکھ درد میں ان کی مدد کرتیں۔ بڑوں کا ادب کرتیں اور بچّوں سے شفقت سے پیش آتیں۔ کسی طالب علم کو اگر پڑھائی یا کسی اور وجہ سے کوئی مشکل درپیش ہوتی تو وہ بلا جھجک سمیرا صاحبہ کے پاس چلا جاتا۔ وہ بہت پیار اور محبت سے اس مسئلے کو سلجھا دیتیں۔

۵/اکتوبر کا دن قریب تھا جو پوری دنیا میں یومِ اساتذہ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ہمارے اسکول میں بھی اس حوالے سے ایک تقریب کا اہتمام کیا جا رہا تھا۔ میں نے اپنی محترم استانی صاحبہ کے لیے خوب صورت کارڈ بنانے کا ارادہ کیا۔

آخر ۵/ اکتوبر کا دن پہنچا۔ اسکول میں تمام بچّے اپنے اپنے پسندیدہ استاد کے لیے کارڈ بنا کر لائے۔ تقریب شروع ہوئی تو اسٹیج سے اعلان کیا گیا کہ طلبہ اپنے اپنے بنائے گئے کارڈ اپنے پسندیدہ استاد کو دے سکتے ہیں۔ میں بھی کارڈ لیے اپنی پسندیدہ استانی سمیرا صاحبہ کی طرف بڑھا مگر میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اسکول کے تقریباً سارے ہی طلبہ انھی کو کارڈ اور تحفے دے رہے تھے۔

یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے اور میں بھی سوچ میں پڑ گیا کہ اسکول کے تمام اساتذہ ہی محنت سے طلبہ کو پڑھاتے ہیں تو پھر

استانی سمیرا کو اتنے کارڈ کیوں ملے۔ میں اسی سوچ میں گم تھا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب طلبہ سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ "ایک اچھے استاد کے لیے سبق پڑھانے کے علاوہ طلبہ سے اچھا برتاؤ کرنا بھی ضروری ہے۔ اچھے الفاظ کتابوں میں زندہ رہتے ہیں جب کہ اچھا رویّہ دلوں میں زندہ رہتا ہے۔ جیسے سمیرا صاحبہ نے اپنے رویّے سے طلبہ کے دل جیت لیے ہیں۔"

ہیڈ ماسٹر صاحب کی اس بات سے میں سمجھ گیا کہ سمیرا استانی صاحبہ کو اتنے کارڈ کیوں ملے۔

میں نے اسی وقت دل میں پکا ارادہ کرلیا کہ میں بھی سب کے کام آؤں گا اور سب کے ساتھ اچھا رویّہ اختیار کروں گا۔ کیوں کہ اچھے رویّے زندگی میں کام یابی کی ضمانت ہوتے ہیں۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) استانی سمیرا بچوں کے ساتھ کس طرح پیش آتی تھیں؟

(ب) ۵/ اکتوبر کا دن کس لیے منایا جاتا ہے؟

(ج) اس سبق سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(د) ہمیں کسی کا دل جیتنے کے لیے کس طرح کا رویّہ اختیار کرنا چاہیے؟

(ہ) اچھے رویّے کہاں زندہ رہتے ہیں؟

سوال ۲: دیے گئے الفاظ کے معنی لکھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

۱۔ شفقت ۲۔ درپیش ۳۔ مخاطب ۴۔ مناسبت ۵۔ ضمانت

سوال ۳: استفہامی جملوں کو اقراری اور انکاری جملوں میں تبدیل کیجیے۔

مثلاً: کیا میں حیدرآباد میں رہتا ہوں؟ (استفہامی جملہ)

میں حیدرآباد میں رہتا ہوں۔ (اقراری جملہ)

میں حیدرآباد میں نہیں رہتا۔ (انکاری جملہ)

(الف) کیا میں پانچویں جماعت میں پڑھتا ہوں؟

(ب) کیا وہ سچ بول رہا ہے؟

(ج) کیا ہمیں صبح سویرے ورزش کرنی چاہیے؟

(د) کیا آپ مل جُل کر رہتے ہیں؟

(ہ) کیا ہمیں اچھا کام کرنا چاہیے؟

سرگرمیاں:

- طلبہ صبح اسکول آتے وقت کا منظر کمرۂ جماعت میں درست تلفظ سے زبانی سنائیں گے۔
- طلبہ خوش خطی، ڈرائنگ اور کرافٹس کے نمونے تیار کریں گے اور کمرۂ جماعت میں ان کی نمائش کریں گے۔
- طلبہ اساتذہ کی مدد سے عمدہ لفظوں پر مشتمل تقریر تیار کر کے کمرۂ جماعت میں درست تلفظ کے ساتھ پیش کریں گے۔
- طلبہ استاد یا اپنے کسی ساتھی سے کوئی واقعہ دل چسپی اور توجہ سے سنیں گے اور پھر اس واقعے کا خلاصہ لکھیں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو اپنی پسند کا اخبار یا رسالہ لانے کو کہیے اور اس میں موجود کہانی، واقعہ یا ڈراما پڑھ کر کمرۂ جماعت میں سنایئے اور اس کہانی، واقعہ یا ڈراما سے ملنے والے سبق کے بارے میں طلبہ کو بتایئے۔
- طلبہ سے اچھے اور برے روّیے پر گفتگو کیجیے اور انھیں اسکول میں پڑھنے والے دیگر مذاہب کے بچوں سے اچھے تعلقات رکھنے کی ہدایت کیجیے۔
- طلبہ سے اچھے روّیوں پر مبنی رول پلے کروایئے۔

بھائی بُھلکڑ

حاصلاتِ تعلّم:	نئے الفاظ:
۱۔ شعر یا نظم پڑھ / لکھ کر اس کی خوبیاں، مطلب بیان کر سکیں۔ ۲۔ جملوں میں لفظ بدل کر نئے جملے درست تلفظ اور لب و لہجے میں ادا کر سکیں۔ ۳۔ اپنے محلے کے متعلق عام معلومات پر کم از کم آٹھ سے دس جملے تحریر کر سکیں۔ ۴۔ واحد جمع کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔ ۵۔ عام کرداروں پر مبنی سادہ مکالمے لکھ سکیں۔	گڑبڑ۔ راہ۔ حضرت۔ غائب۔ سودا۔ دام۔

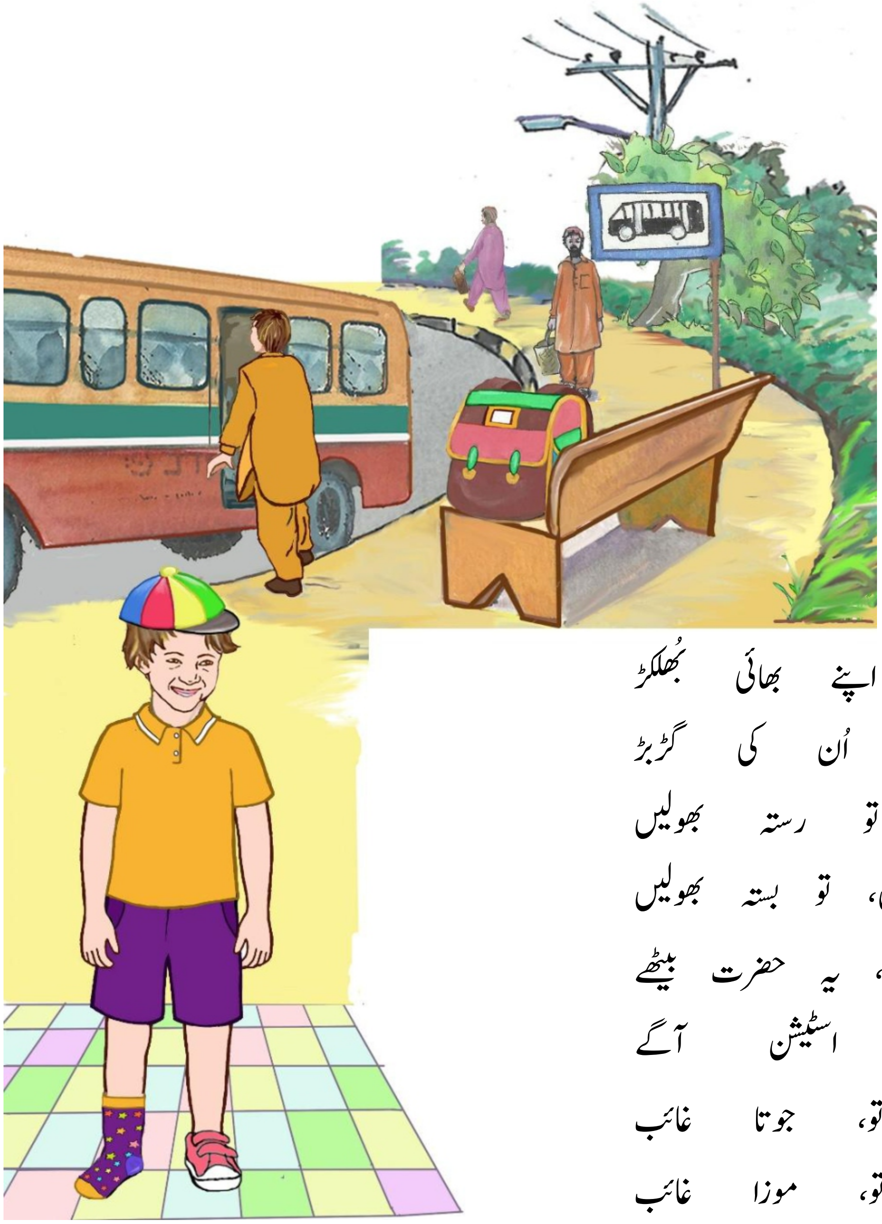

دوست ہیں اپنے بھائی بُھلکڑ
باتیں ساری، اُن کی گڑبڑ
راہ چلیں، تو رستہ بھولیں
بس میں جائیں، تو بستہ بھولیں
ریل میں جب، یہ حضرت بیٹھے
پہنچے، چار اسٹیشن آگے
ٹوپی ہے تو، جوتا غائب
جوتا ہے تو، موزا غائب

پیالی میں ہے، چمچا الٹا
پھیر رہے ہیں، کنگھا الٹا
لوٹ پڑیں گے، چلتے چلتے
چونک اٹھیں گے، بیٹھے بیٹھے
سودا لے کر، دام نہ دیں گے
دام دیے تو، چیز نہ لیں گے

(شان الحق حقّی)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے:

(الف) بھائی بھلکڑ کی ساری باتیں کیسی ہیں؟
(ب) بھائی بُھلکڑ چمچے اور کنگھے کو کیسے استعمال کرتے ہیں؟
(ج) ریل میں بیٹھ کر بھائی بھلکڑ کہاں پہنچے؟
(د) نظم کے آخری شعر کا مطلب بیان کیجیے۔
(ہ) بھائی بُھلکڑ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

سوال ۲: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا واحد اور جمع ہونا واضح ہو جائے۔

چیزیں۔ باتیں۔ بستہ۔ سودا۔ دوست۔

سوال ۳: اپنے محلے کے بارے میں دس جملے تحریر کیجیے۔

سوال ۴: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

(الف) ٹوپی ہے تو --------- غائب

(ب) راہ چلیں تو رستہ ---------

(ج) ------- اٹھیں گے بیٹھے بیٹھے

(د) پیالی میں ہے ------- اُلٹا

سرگرمیاں:

- طَلَبہ عام کرداروں پر مبنی سادہ مکالمے لکھنے کی مشق کریں گے۔

برائے اساتذہ:

- طَلَبہ سے جملوں میں لفظ بدل کر نئے جملے درست تلفظ اور لب و لہجے میں ادا کرنے کا کی مشق کرائیے۔
- طلبہ کو مکالمے لکھنے کا طریقہ بتائیے اور جوڑیوں (Pairs) اور گروہوں (Groups) میں رول پلے کروا کر درست تلفظ اور لب و لہجے سے مکالمے ادا کروائیے۔

حَمل جھیل کی سیر

حاصلاتِ تعلّم:

۱۔ کہانی، مکالمے، ڈرامے، لطائف اور نظم کو ان کے تقاضوں کے مطابق پڑھ سکیں۔
۲۔ ایک سے سو تک گنتی اردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ سکیں۔
۳۔ بول چال میں شامل سادہ الفاظ اور جملے سن کر ان پر ردِ عمل کا اظہار کر سکیں۔
۴۔ تصاویر / اشیا / مناظر دیکھ کر اپنا خیال موزوں انداز میں پیش کر سکیں۔
۵۔ مناظرِ فطرت پر اثر انگیز تقریر کر سکیں۔
۶۔ منظر کی خوب صورتی بیان کر سکیں۔

نئے الفاظ:

حَمل جھیل۔ تفصیلات۔ آگاہ۔ سینی ٹائزر۔ سر سبز و شاداب۔ کھیر تھر۔ بلند و بالا۔ گھنے۔ سائبیریا۔ بیل بوٹے۔ مسکن۔ قافلے۔ چھاؤنی۔ آثار۔

صبح کی اسمبلی ختم ہونے کے بعد ندیم کے اسکول میں ہیڈ ماسٹر صاحب نے یہ اعلان کیا کہ پانچویں جماعت کے طالب علم کل صبح ٹھیک سات بجے 'حَمل جھیل کی سیر' کو جائیں گے۔ اس بارے میں ان کی جماعت کے استاد انھیں تفصیلات سے آگاہ کریں گے۔ کلاس ٹیچر نے پانچویں جماعت کے طالب علموں کو درج ذیل ہدایات دیں:

- تمام طالب علم اپنے والدین یا سرپرست سے تحریری اجازت نامہ لے کر آئیں گے۔
- وقت کی پابندی کریں گے اور سیر کرنے کے بعد مقررہ وقت پر فوراً گاڑی میں واپس آجائیں گے۔
- گاڑی میں اپنی ہی سیٹ پر بیٹھیں گے اور بار بار جگہ تبدیل نہیں کریں گے۔

- گاڑی میں چڑھتے یا اُترتے وقت احتیاط سے کام لیں گے۔
- سڑک پار کرتے وقت اگر کوئی گاڑی آ رہی ہو تو اس کے گزرنے کا انتظار کریں گے۔
- سب اپنا ماسک، سینی ٹائزر یا صابن، پینے کا پانی اور دوپہر کا کھانا اپنے ساتھ لائیں گے۔
- دورانِ سفر کسی بھی اجنبی سے کھانے پینے کی کوئی چیز ہرگز نہیں لیں گے۔
- سیر کے دوران میں پھل، پھول یا پودوں اور وہاں موجود دوسری چیزوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائیں گے۔
- سیر کے دوران اپنے استاد اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہیں گے اور ان سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے۔

اگلی صبح ہم سب مکمل تیاری کے ساتھ 'حَمل جھیل کی سیر' کو نکلے۔ماسٹر صاحب نے ہمیں 'حَمل جھیل' کے بارے میں بتایا:

"حَمل جھیل ہمارے پیارے وطن پاکستان کے سرسبز و شاداب صوبہ سندھ کے ضلع قمبر شہداد کوٹ میں واقع ہے۔ یہ ضلع لاڑکانہ سے ۵۸ کلومیٹر اور قمبر شہر سے ۴۰ کلومیٹر دور ہے۔ اس جھیل کی لمبائی ۲۵ کلومیٹر اور چوڑائی ۱۰ کلومیٹر ہے۔ یہ ۲۹۲۵ / ایکڑ پر پھیلی ہوئی ہے۔ 'حَمل جھیل' کھیر تھر کے بلند و بالا پہاڑوں میں واقع ہے۔ ان پہاڑوں سے آنے والے پانی کی ایک بڑی مقدار اس جھیل میں جمع ہو جاتی ہے۔ یہ میٹھے پانی کی جھیل ہے۔ یہاں گھنے درخت، رنگ بہ رنگے پھولوں کے پودے اور طرح طرح کے بیل بوٹے ہیں جو اس جھیل کی خوب صورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ جھیل کا پانی میٹھا ہونے کی وجہ سے یہاں مچھلیوں کی بھی بہت بڑی تعداد پائی جاتی ہے۔ یہ جھیل بے شمار پرندوں کا مسکن ہے۔ خصوصاً سائبیریا سے خوب صورت پرندے یہاں سردیاں گزارنے آتے ہیں۔ 'حَمل جھیل' سے صوبہ بلوچستان کے شہر خضدار تک ایک مختصر راستہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی زمانے میں اس جھیل کا یہ راستہ غیر ملکی تجارتی قافلوں اور حملہ آوروں کی بھی گزرگاہ رہا ہے۔ انگریزوں کے دورِ حکومت میں یہاں ایک فوجی چھاؤنی قایم کی گئی تھی، جس کے آثار آج بھی موجود ہیں۔"

ماسٹر صاحب نے جیسے ہی اپنی بات مکمل کی، ہم 'حَمل جھیل' پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کہ جو کچھ ہم نے اس جھیل کے بارے میں سنا تھا، اس سے کہیں بڑھ کر یہ جھیل حسین تھی۔ ہم سب اس جھیل کی خوب صورتی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ہمیں اس جھیل کی سیر میں بڑا مزا آیا۔ سیر کے بعد ہم نے جھیل کے کنارے گھنے درختوں کے سائے میں بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھایا۔ شام ہونے سے پہلے ہم اپنے گھر لوٹ آئے۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) 'حمل جھیل' کس شہر میں ہے اور وہاں سے یہ جھیل کتنے فاصلے پر واقع ہے؟
(ب) گاڑی میں سوار ہوتے یا اترتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
(ج) استاد صاحب نے بچّوں کو سیر کے دوران وہاں موجود چیزوں کے بارے میں کیا ہدایات دیں؟
(د) بچّوں کو اپنے ساتھ کس قسم کا سامان لانے کو کہا گیا تھا؟
(ہ) دورانِ سفر کسی بھی اجنبی سے کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق استاد نے کیا ہدایت کی؟

سوال ۲: درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ سردیوں میں 'حمل جھیل' میں پرندے آتے ہیں:

(الف) امریکا سے (ب) جاپان سے (ج) چائنا سے (د) سائبیریا سے

۲۔ 'حمل جھیل' کے میٹھے پانی میں بڑی تعداد پائی جاتی ہے:

(الف) کچھووں کی (ب) مگرمچھوں کی (ج) مچھلیوں کی (د) مینڈکوں کی

۳۔ 'حمل جھیل' کا رقبہ ہے:

(الف) ۱۲۹۶۵ ایکڑ (ب) ۱۶۵۲۹ ایکڑ (ج) ۱۲۹۲۵ ایکڑ (د) ۱۲۵۶۹ ایکڑ

۴۔ 'حمل جھیل' پہاڑوں میں واقع ہے:

(الف) ہمالیہ کے (ب) قراقرم کے (ج) کھیرتھر کے (د) سائبیریا کے

۵۔ لاڑکانہ سے یہ جھیل واقع ہے:

(الف) ۵۸ کلو میٹر دُور (ب) ۲۰ کلو میٹر دُور (ج) ۳۰ کلو میٹر دُور (د) ۴۰ کلو میٹر دُور

سرگرمیاں:

- طلبہ کمرہ جماعت میں مناظرِ فطرت پر تاثرات کے ساتھ اثر انگیز تقریر پیش کریں گے۔
- طلبہ ایک سے سو تک گنتی اردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ کر استاد کو دکھائیں گے۔
- طلبہ کسی تصویر، چیز یا منظر کے بارے میں اپنے خیالات کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔
- طلبہ کسی بھی موضوع پر گروہی شکل میں بات چیت کریں گے۔ بات چیت میں سادہ الفاظ اور جملے استعمال کریں گے اور انھیں سن کر اپنے ردِ عمل کا اظہار کریں گے۔
- طلبہ جھیل کے فائدے بیان کریں گے۔
- طلبہ مشہور جھیلوں کے نام بتائیں گے۔
- طلبہ بچوں کے رسائل سے اپنی پسند کی کہانی، مکالمہ، ڈراما، لطیفہ یا نظم منتخب کر کے لائیں گے اور کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے ان کو کہانی مکالمے ڈرامے لطائف اور نظم ان کے تقاضوں کے مطابق پڑھنے کی مشق کرائیے اور ضروری رہ نمائی کیجیے۔
- کمرۂ جماعت میں روزمرہ زندگی سے متعلق سوال پوچھیے۔
- اپنے پسندیدہ تفریحی مقام کی منظر کشی میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

ہماری گائے

حاصلاتِ تعلّم:	نئے الفاظ:
۱۔ مصرعے، اشعار اور نظمیں دل چسپی اور توجہ سے سن کر ترنم سے سنا سکیں۔ ۲۔ تصویری کہانی کو آٹھ سے دس جملوں میں لکھ سکیں۔ ۳۔ ہے، تھا، ہو گا کے استعمال میں فرق جانتے ہوئے جملے بنا سکیں۔ ۴۔ اسباق میں سے اپنے پسندیدہ اسباق کی نشان دہی کر سکیں۔	بُھوسی۔ چوکر۔ چَرواہا۔ چمکارنا۔ حمد و ثنا۔ دانا دُنکا۔

رب کا شکر ادا کر بھائی — جس نے ہماری گائے بنائی
اس مالک کو کیوں نہ پکاریں — جس نے بہائیں دودھ کی دھاریں
خاک کو اس نے سبزہ بنایا — سبزے کو پھر گائے نے کھایا
دانا دُنکا، بھوسی چوکر — کھالیتی ہے سب خوش ہوکر
سبزے سے میدان ہرا ہے — جھیل میں پانی صاف بھرا ہے
پانی موجیں مار رہا ہے — چرواہا چمکار رہا ہے
پانی پی کر چارا چر کر — شام کو آئی اپنے گھر پر
رب کی حمد و ثنا کر بھائی
جس نے ایسی گائے بنائی

(مولوی محمد اسماعیل میرٹھی)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) گائے کون کون سی چیزیں کھاتی ہے؟

(ب) چرواہا کسے کہتے ہیں؟

(ج) گائے ہمارے لیے کس طرح فائدے مند ہے؟

(د) اس نظم کے پہلے اور آخری شعر کا مطلب بتائیے۔

(ہ) "پانی موجیں مار رہا ہے" کے معانی بتائیے۔

سوال ۲: خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(الف) رب کا۔۔۔۔۔۔۔ادا کر بھائی۔

(ب) سبزے کو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔نے کھایا۔

(ج) ۔۔۔۔۔۔۔۔میں پانی صاف بھرا ہے۔

(د) سبزے سے میدان۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(ہ) چرواہا۔۔۔۔۔۔۔رہا ہے۔

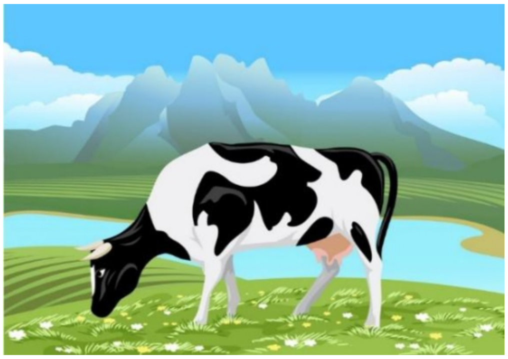

سوال ۳: دی گئی تصاویر غور سے دیکھیے اور ان کے بارے میں اپنے خیالات آٹھ سے دس جملوں میں تحریر کیجیے۔

☆ ان جملوں پر غور کیجیے:

اسلم کھانا کھا رہا تھا۔ اسلم کھانا کھا رہا ہے۔ اسلم کھانا کھا رہا ہو گا۔

پہلے جملے میں موجودہ وقت یعنی حال میں کام ہو رہا ہے۔ دوسرے جملے میں گزرے ہوئے وقت یعنی ماضی میں کام ہو رہا تھا اور تیسرے جملے میں آنے والے وقت یعنی مستقبل میں کام ہو رہا ہو گا۔ جملوں میں حال کے لیے "ہے"، ماضی کے لیے "تھا" اور مستقبل کے لیے "ہو گا" کے امدادی فعل استعمال ہوتے ہیں۔

سوال ۴: درج ذیل جملوں کو دیے گئے زمانے (حال، ماضی، مستقل) کے مطابق "ہے، تھا، ہو گا" استعمال کر کے مکمل کیجیے۔

جیسے: وہ اسکول جا رہا	ہے	حال
۱۔ ہم کرکٹ کھیل رہے	______	ماضی
۲۔ وہ کتاب پڑھ رہی	______	حال
۳۔ اسلم کام کر رہا	______	مستقبل
۴۔ وہ ناشتا کر رہا	______	حال
۵۔ فاطمہ کپڑے دھو رہی	______	ماضی
۶۔ راشدہ تقریر کر رہی	______	مستقبل

سرگرمی:

- طلبہ کو پالتو جان وروں کی تصویریں فلیش کارڈ میں دیے جائیں گے۔
- ہر طالب علم اپنے پاس تصویر میں موجود پالتو جان ور کے بارے میں بتائے گا۔
- طلبہ بچوں کے رسالوں سے لطیفے لکھ کر لائیں گے اور اپنے ہم جماعتوں کو سنا کر اس کے مزاح کی وضاحت کریں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو پہیلی اور لطیفے سنایئے اور پہیلی بوجھنے اور لطیفہ خود سے بنانے میں اُن کی مدد کیجیے۔
- طلبہ سے ان کی درسی کتاب کے اسباق میں سے ان کے پسندیدہ سبق کے بارے میں پوچھیے۔
- طلبہ سے پالتو جان وروں کے نام لکھوایئے۔
- طلبہ سے گوشت خور جان وروں کے نام لکھوایئے۔

روزمرّہ سائنس

نئے الفاظ:	حاصلاتِ تعلّم:
آلات۔ساخت۔آمدورفت۔غذائیت۔تحفظ۔ایجاد۔ ایندھن۔	۱۔بولے گئے لفظوں کے تلفظ و معانی بتا سکیں۔ ۲۔مرکب جملے سن کر ان کے الفاظ علیحدہ علیحدہ شناخت کر سکیں۔ ۳۔اپنے محلے کے متعلق عام معلومات پر کم از کم آٹھ سے دس جملے تحریر کر سکیں۔ ۴۔گروہی گفتگو میں شمولیت اختیار کر کے مجوزہ ذمے داریوں کو بہتر انداز سے انجام دے سکیں۔ ۵۔مرکب جملے روانی سے ادا کر سکیں۔

روزمرہ سائنس سے مراد اُن سائنسی چیزوں کی معلومات ہیں جو ہماری زندگی میں عام استعمال ہوتی ہیں۔یہ چیزیں زندگی کے ہر پہلو سے متعلق ہیں۔چاہے وہ کھانا پکانا ہو یا صفائی کرنا، صحت کا خیال رکھنا ہو، یا تفریح۔سائنس کا استعمال ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے۔سائنس روزانہ کے کاموں میں ہماری مدد کرتی ہے۔زندگی کو آسان اور بہتر بناتی ہے۔

کھانا پکانے میں سائنس:

جب ہم کھانا پکاتے ہیں، تو دراصل مختلف سائنسی عمل انجام دے رہے ہوتے ہیں۔مثلاً: پانی میں ابلتے وقت اس کی ساخت تبدیل ہوتی ہے، اور کھانے میں موجود پروٹین کے ساتھ ساتھ کاربوہائیڈریٹس، اور چربی مختلف مراحل میں پک جاتی ہیں۔کھانے کو صحیح درجۂ حرارت پر پکانا اس کے ذائقے اور غذائیت کو برقرار رکھنے کے لیے اہم ہے۔

صفائی میں سائنس:

صفائی کے کام میں بھی سائنس کا بڑا عمل دخل ہے۔صابن اور دُھلائی کا پوڈر چکنائی اور میل کچیل صاف کر دیتے ہیں۔اس طرح گھریلو صفائی کے لیے بھی مختلف کیمیکل استعمال ہوتے ہیں۔

صحت اور تن درستی:

سائنس ہماری صحت اور تن درستی کے معاملے میں انقلابی تبدیلیاں لائی ہے۔سائنسی تحقیق نے مختلف بیماریوں کا علاج ممکن بنایا ہے۔ کئی بیماریوں سے بچنے کے لیے بھی دوائیں ایجاد کی گئی ہیں۔روزمرہ خوراک میں غذائیت کی معلومات سائنس سے حاصل ہوتی ہیں ورزش اور تن درستی کے اصول بھی سائنس ہی بتاتی ہے۔

ٹیکنالوجی کا استعمال:

ہماری روز مرّہ کی زندگی میں ٹیکنالوجی کا استعمال بہت اہم ہے۔ موبائل فون، کمپیوٹر، اور دیگر بجلی کے آلات ہماری زندگی کو آسان بنانے اور وقت بچانے کا سبب ہیں۔ انٹرنیٹ کی بہ دولت ہمیں معلومات تک رسائی، کام کرنے، اور سیکھنے کے بے شمار موقع ملتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ٹیکنالوجی کے ذریعے آن لائن تعلیم بھی حاصل کی جاتی ہے۔

ماحول کا تحفظ:

سائنس ہمیں ماحول کے تحفظ کے بارے میں بھی آگاہی دیتی ہے۔ گھر کے آنگن میں یا گھر کے باہر پودے لگانا اور انھیں وقت پر پانی دیتے رہنا ہمارے ماحول کو بہتر بنانے میں مددگار ہوتا ہے۔ ایندھن کے موثر استعمال اور الیکٹرک گاڑیوں کی ایجاد سے ماحولیاتی آلودگی کو کم کیا جا رہا ہے۔

آمدورفت کے ذرائع:

اس میدان میں بھی سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ گاڑیوں، جہازوں، سائیکل، اور عوامی ذرائع آمدورفت کی سائنسی ترقی ہمیں تیز اور محفوظ سفر کی سہولت فراہم کرتی ہے اور ہمارا وقت بچاتی ہے۔ مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔

گھر کی حفاظت:

گھر کی حفاظت کے لیے بھی سائنس نے جدید آلات فراہم کیے ہیں۔ مثلاً دھوئیں کے الارم، سیکیورٹی کیمرے، اور الیکٹرانک تالے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم روز مرّہ سائنس کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

(الف) روزمرہ سائنس سے کیا مراد ہے؟

(ب) صحت وتن درستی میں سائنس کس طرح کارآمد ہے؟

(ج) روزمرہ زندگی میں ٹیکنالوجی کا استعمال بتائیے۔

(د) آمدورفت کے ذرائع اور گھر کی حفاظت میں سائنس کا استعمال بیان کیجیے؟

(ہ) سائنس سے ماحول کا تحفظ کس طرح ممکن ہے؟

سوال ۲: درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ سائنسی ایجادوں نے زندگی کو بنادیا ہے:

(الف) مصروف — (ب) آسان

(ج) مہنگا — (د) مشکل

۲۔ چکنائی اور میل کچیل صاف کر دیتے ہیں:

(الف) صابن اور دھلائی کا پوڈر — (ب) راکھ

(ج) مٹی — (د) نمک

۳۔ گھر کی حفاظت کے لیے استعمال ہوتے ہیں:

(الف) جان ور — (ب) کیمیکل

(ج) الیکٹرانک تالے — (د) چوکی دار

۴۔ بجلی کی گاڑیوں کی مدد سے کم ہوتی ہے:

(الف) آبی آلودگی — (ب) ماحولیاتی آلودگی

(ج) زرعی آلودگی — (د) زمینی آلودگی

سوال ۳: اپنے محلے میں موجود سائنسی ایجادات پر دس جملے تحریر کیجیے۔

☆ مرکّب جملہ: دو یا دو سے زیادہ جملوں کا ایسا مجموعہ جس سے کہنے والے کا مقصد پورا ہو جائے اور بات مکمل طور پر سننے والے کی سمجھ میں آ جائے اسے مرکّب جملہ کہتے ہیں۔

مثال۔ جو قلم گم ہو گیا تھا وہ مل گیا ہے۔

تم محنت کرو گے تو ضرور کام یاب ہو گے۔

سوال ۴: پانچ مرکّب جملے بنائیے۔

سرگرمیاں:

- طلبہ روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی سائنسی ایجادوں کی نمائش اسکول یا جماعت میں منعقد کریں گے۔ نمائش کی کام یابی کے لیے گروپ بنائیں گے۔ اس پر گفتگو کریں گے اور ذمے داریاں بانٹیں گے۔
- طلبہ مرکب جملوں کا چارٹ بنا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں گے اور درست تلفظ کے ساتھ پڑھ کر سنائیں گے۔
- طلبہ کمرۂ جماعت میں مختلف ایجادات مثلاً کمپیوٹر، مشینوں اور آلات کے فائدے بتائیں گے۔
- طلبہ ماحول صاف رکھنے کے طریقے بیان کریں گے۔

برائے اساتذہ:

- مرکب جملے بنانے اور ان کی شناخت کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- طلبہ کو جدید ایجادات کے استعمال اور ان کے فائدے اور نقصانات کے بارے میں آگاہی دیجیے۔

راشد منہاس شہید

حاصلاتِ تعلّم:	نئے الفاظ:
۱۔ کسی کہانی / نظم / مضمون سے متعلق تجزیاتی سوالات کے جواب درست تلفظ اور روانی سے دے سکیں۔ ۲۔ نظم و نثر میں فرق سمجھتے ہوئے درست تلفظ، آہنگ اور روانی سے پڑھ سکیں۔ ۳۔ ذرائع ابلاغ کے پروگراموں کو سمجھ کر اُن سے متعلق بات چیت کر سکیں۔ ۴۔ بچوں کے ٹی وی پروگراموں پر اپنی رائے دے سکیں۔ ۵۔ مناظر فطرت یا ان کی تصاویر دیکھ کر آٹھ سے دس جملے تحریر کر سکیں۔ ۶۔ اپنے پسندیدہ ٹی وی پروگرام پر آٹھ سے دس جملے لکھ سکیں۔	گڑگڑاہٹ۔ قلابازیاں۔ تربیتی پرواز۔ جاں باز۔ وفادار۔

اگست ۱۹۷۱ء کی بیس تاریخ تھی۔ جمعے کا مبارک دن اور صبح کا وقت۔ فضا میں عجیب سی گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور پاکستان کی ہوائی فوج کا ایک طیّارہ قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر گر کر تباہ ہو گیا۔ جن لوگوں نے طیّارے کو گرتے دیکھا، وہ بھاگم بھاگ طیّارے تک پہنچے۔ انھیں یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوا کہ طیّارے میں سوار دونوں افسران ختم ہو چکے تھے۔ اُن کی وردیوں پر لکھے ہوئے ناموں سے معلوم ہوا کہ وہ راشد منہاس اور مُطیعُ الرّحمٰن تھے۔

دیکھنے میں تو دونوں فضائی فوج کے ایک جیسے افسر معلوم ہوتے تھے، ایک ہی جیسی وردیاں اور ایک ہی طرز کے ناموں کی تختیاں، لیکن دونوں کی شخصیتوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ ایک محبِّ وطن اور دوسرا غدارِ وطن، لیکن اپنا تعارُف کرانے کے لیے اب دونوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ تھا۔ دونوں اس دُنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ دونوں کی شخصیتوں کا فرق لوگوں کو اس وقت معلوم ہوا جب انھوں نے سنا کہ ملک و قوم کی خاطر بے مثال قربانی کے صلے میں کیڈٹ راشد منہاس شہید کو ملک کا سب سے اعلیٰ فوجی اِعزاز 'نشانِ حیدر' عطا کیا گیا ہے۔

ریڈیو پر راشد منہاس شہید کے کارنامے کی تفصیل بتائی گئی کہ رسال پور کے فضائی فوج کے تربیتی اسکول میں تربیت حاصل کر رہے تھے۔ روزانہ کی طرح ۲۰ اگست کی صبح کو بھی وہ تربیتی پرواز کے لیے تیّار ہو کر ہوائی اڈّے پر پہنچے اور ہمیشہ کی طرح جہاز میں سوار ہو گئے۔ اُن کے ساتھ پائلیٹ افسر مُطیعُ الرّحمٰن بھی تھا۔

ہوائی جہاز معمول کے مطابق اُڑا اور آن کی آن میں ہزاروں میٹر کی بلندی پر پرواز کرنے لگا۔ جہاز کو اُڑے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ہوائی اڈّے کے کنٹرول ٹاور کو پریشانی میں ڈال دینے والا ایک پیغام موصول ہوا۔ یہ پیغام کیڈٹ راشد منہاس کی

طرف سے تھا۔ اس پیغام سے معلوم ہوا کہ جوں ہی جہاز فضا میں بلند ہوا، مُطِیعُ الرّحمٰن نے اس کا رُخ بھارت کی طرف موڑ دیا۔ وہ اس جہاز کو بھارت لے جانا چاہتا تھا۔ کنٹرول ٹاور میں پیغام سننے والے پریشان ہو گئے کہ اگر غدّار مُطِیعُ الرّحمٰن اپنے ارادے میں کام یاب ہو گیا تو پاکستان کی بے عزّتی ہو گی۔

جب یہ اطلاع ملی کہ پاکستان کا ایک طیّارہ زمین پر گر کر تباہ ہو گیا ہے تو سارا معاملہ واضح ہو گیا۔ لوگ سمجھ گئے کہ مُطِیعُ الرّحمٰن جہاز کو بھارت لے جانا چاہتا تھا اور راشد منہاس شہید نے اس کے منصوبے کو ناکام بنا دیا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ مُطِیعُ الرّحمٰن کسی طرح بھی اپنے ارادے سے باز نہیں آرہا تو انھوں نے جہاز کا رُخ زمین کی طرف موڑ دیا۔

راشد منہاس کے اس کارنامے نے اگلے زمانے کے جاں باز مجاہدوں کی یاد تازہ کر دی۔ انھوں نے اپنا فرض ادا کر کے حکومت سے پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز 'نشانِ حیدر' اور اللہ سے شہادت کا درجہ پایا۔ نشانِ حیدر پانے والے سب سے کم عمر راشد منہاس ہیں۔ ہر پاکستانی نوجوان کو ملک اور قوم کا وفادار رہنا چاہیے اور اس کے لیے ہر طرح کی جانی و مالی قربانی کے لیے تیّار رہنا چاہیے۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) راشد منہاس کی شہادت کا واقعہ کب پیش آیا؟

(ب) جہاز میں سوار دونوں افراد کی شخصیتوں میں زمین و آسمان کا فرق کیسے تھا؟

(ج) راشد منہاس کس چیز کی تربیت حاصل کر رہے تھے؟

(د) کنٹرول ٹاور میں پیغام سننے والے کیوں پریشان ہو گئے؟

(ہ) راشد منہاس نے مُطِیعُ الرّحمٰن کے ناپاک منصوبے کو کس طرح ناکام بنایا؟

(و) راشد منہاس کو حکومت کی طرف سے کیا اعزاز ملا؟

(ز) 'نشانِ حیدر' کن کو عطا کیا جاتا ہے؟

سوال ۲: درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ طیارہ تباہ ہو گیا:

(الف) زمین پر گر کر (ب) سمندر میں گر کر (ج) فضا میں (د) پہاڑوں پر گر کر

۲۔ راشد منہاس تربیت حاصل کر رہے تھے:

(الف) کراچی میں (ب) بدین میں (ج) رسال پور میں (د) راولپنڈی میں

۳۔ پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے:

(الف) ہلالِ جرأت (ب) نشانِ پاکستان (ج) نشانِ حیدر (د) ستارۂ جرأت

۴۔ مُطیعُ الرّحمٰن کے منصوبے کو ناکام بنا دیا:

(الف) یونس حسن شہید نے (ب) محمد حسین شہید نے (ج) محفوظ حسن شہید نے (د) راشد منہاس شہید نے

۵۔ ہوائی اڈے کے کنٹرول ٹاور کو موصول ہوا:

(الف) سگنل (ب) پیغام (ج) خط (د) اخبار

سرگرمیاں:

- طلبہ کمرۂ جماعت میں اپنے پسندیدہ ٹی وی پروگرام کے بارے میں بات چیت کریں گے اور اس پر اپنی رائے دیں گے۔
- طلبہ اپنے پسندیدہ ٹی وی پروگرام کے بارے میں آٹھ سے دس جملے لکھ کر استاد کو دکھائیں گے۔
- طلبہ نشانِ حیدر پانے والے شہدا کے کارنامے لکھ کر کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو نظم و نثر کا فرق بتائیے اور درست تلفظ، آہنگ اور روانی سے بلند خوانی کروائیے۔
- طلبہ کو کمرۂ جماعت میں مناظر فطرت کی تصاویر دکھائیے اور اُن سے متعلق آٹھ سے دس جملے لکھنے میں مدد کیجیے۔

دعا

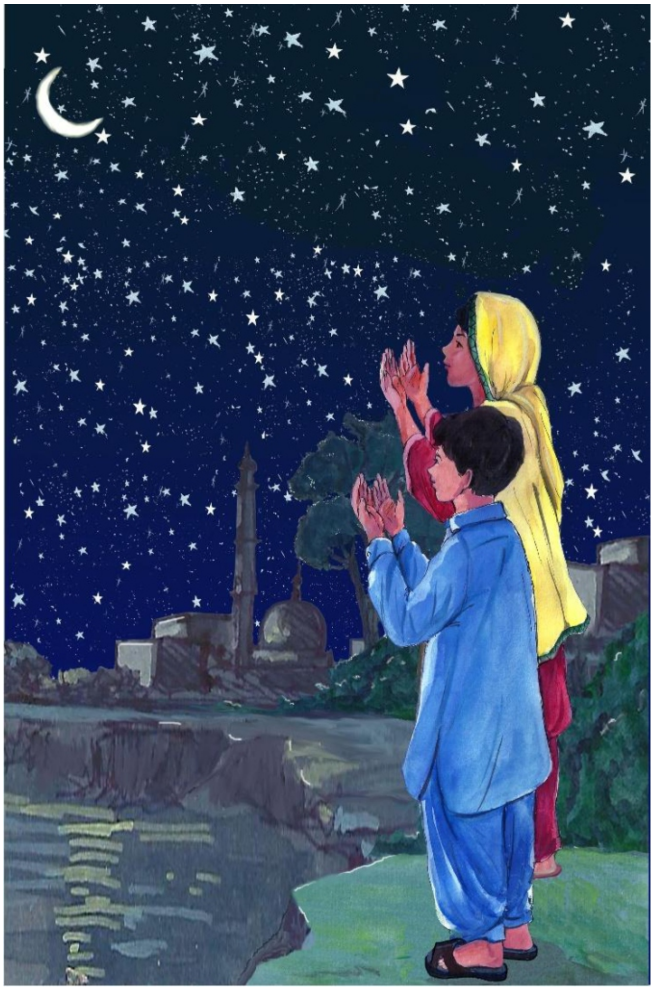

اس دل کو، چمکا دے اللہ
سیدھی راہ، دکھا دے اللہ

محنت ہو، پہچان ہماری
دنیا دیکھے، شان ہماری

دیکھیں ہم کو، چاند اور تارے
اپنے کرم سے دل میں ہمارے
سب کا پیار بسا دے اللہ

محنت کی، عظمت کو جانیں
جتنے فرض ہیں، ان کو مانیں
یوں تقدیر، بنا دے اللہ

رئیس فروغ